https://ataunnabi.blogspot.com/

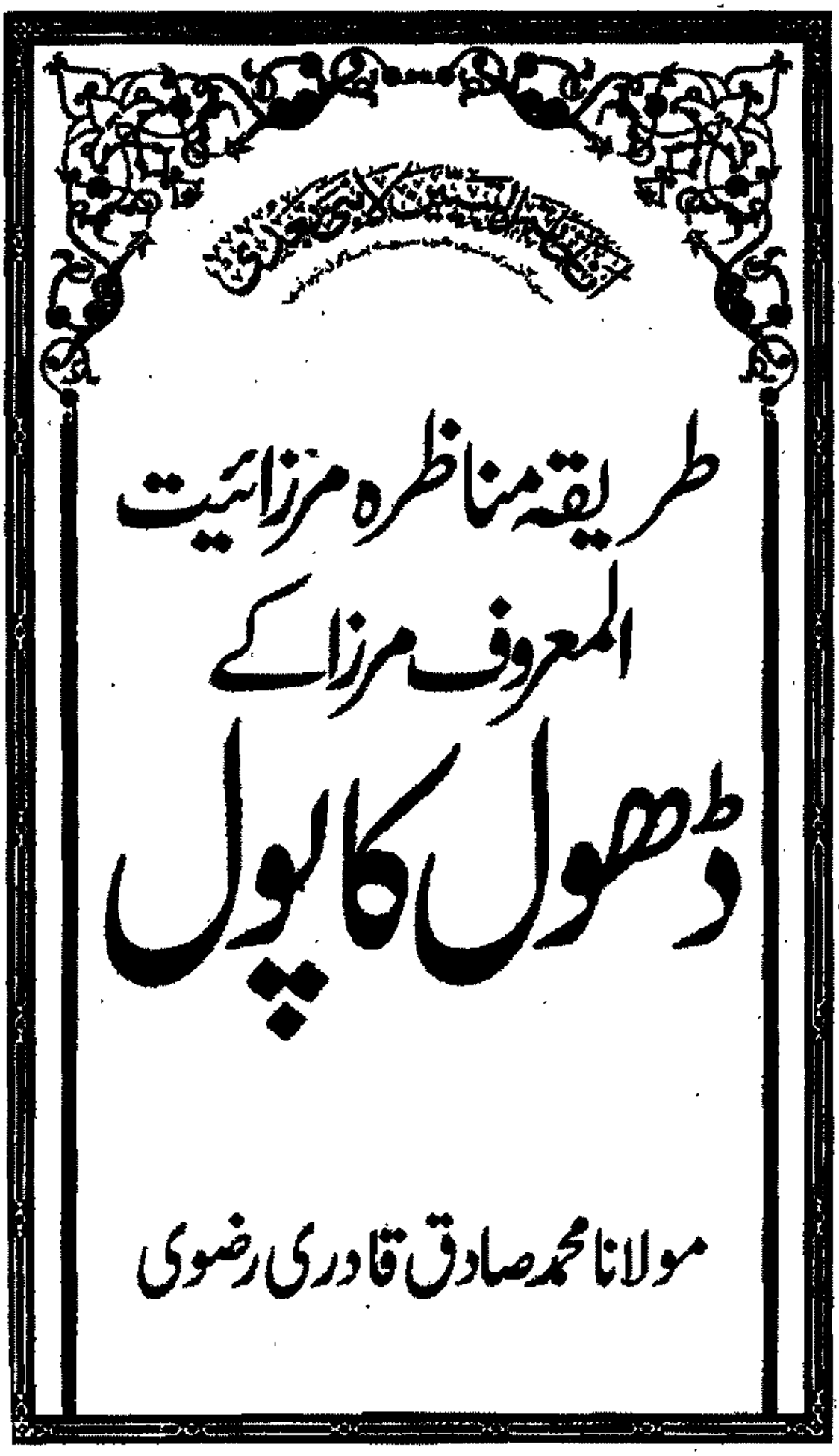

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ"

بندہ کو کچھ طالب علمی کے زمانہ میں مرزائیوں کی کتب بینی کا موقع ملا اور چند ایک مرزائی مبلغوں سے مناظرانہ گفتگو بھی ہوئی جس سے بندہ کے پاس مرزا غلام احمد قادیانی کے کذب پر دلائل قاطعہ کا ایک ذخیرہ جمع ہو گیا اور دوست احباب جن کو بندہ کے حالات سے آگاہی تھی۔ وقتاً فوقتاً استفادہ حاصل کرتے رہے۔ پھر دوست احباب کے شدت شوق اور تبلیغ دین کو مد نظر رکھتے ہوئے بندہ نے ان دلائل کو ایک رسالہ کی شکل دینی چاہی مگر کم فرصتی کی وجہ سے اس کو ترتیب نہ دے سکا اب رمضان شریف کے ماہ مبارک میں کچھ فرصت ملی تو دل میں خیال آیا کہ اس رسالہ کو ترتیب دی جائے تو شاید یہی رسالہ بارگاہ نبوت میں منظور و مقبول ہو کر قیامت میں ذریعہ نجات بن جائے۔

تو قارئین سے گزارش ہے کہ ہر کاذب شخص کے پاس کچھ مکر و فریب ہوتے ہیں جن کی وجہ سے عوام الناس کو اپنے جال میں پھنسا لیتا ہے۔ جیسے کہ میں مثال کے طور پر ایک ایسے مکار شخص کا واقعہ نقل کرتا ہوں تا کہ آئندہ کے لئے آپ ہوشیار ہو جائیں۔ یہ واقعہ اسحاق اخرس مغربی کا ہے۔

اسحاق اخرس ملک مغرب کا رہنے والا تھا۔ اہل عرب کی اصطلاح میں مغرب شمالی افریقہ کے اس حصہ کا نام ہے جس میں مراکش تیونس الجزائر وغیرہ ممالک داخل ہیں۔ اسحاق ۱۳۵ اصفہان میں ظاہر ہوا۔ ان ایام میں ممالک اسلامیہ پر خلیفہ سفاح عباسی کا پرچم اقبال لہرا رہا تھا۔ اہل سیر نے اس کی دکان آرائی کی کیفیت اسی طرح لکھی ہے کہ پہلے اس نے صحف آسمانی، قرآن، تورات، انجیل، زبور کی تعلیم حاصل کی پھر جمیع علوم رسمیہ کی تکمیل کی زمانہ دراز تک مختلف زبانیں سیکھتا رہا مختلف قسم کی صناعوں اور شعبدہ بازیوں میں مہارت پیدا کی اور ہر طرح سے باکمال اور بالغ النظر ہو کر اصفہان آیا۔

کامل دس سال تک گونگا بنا رہا

اصفہان پہنچ کر ایک عربی مدرسہ میں قیام کیا اور یہاں ایک تنگ و تاریک کوٹھری میں پورے دس برس تک ایک عزلت میں پڑا رہا۔ یہاں اس نے اپنی زبان پر ایسی مہر سکوت لگائے رکھی کہ ہر شخص اسے گونگا یقین کرتا تھا۔ اس شخص نے اپنی نام نہاد جہالت و بے علمی اور تصنع آمیز

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عدم گویائی کو اس اثبات و استقلال کے ساتھ جھٹایا کہ دس سال کی طویل مدت میں کسی کو وہم و گمان تک نہ ہوا کہ اس کی زبان کو بھی قوت گویائی سے کچھ حصہ ملا ہے۔ یا یہ شخص ایک علامہ دہر اور یکتائے روزگار ہے۔

اسی بناء پر اخرس یعنی گونگے کے لقب سے مشہور ہو گیا۔ ہمیشہ اشاروں سے اظہار مدعا کرتا ہر شخص سے اس کا رابطہ مودت و شناسائی قائم تھا۔ کوئی بڑا چھوٹا ایسا نہ ہوگا جو اس کے ساتھ اشاروں سے تھوڑا بہت مذاق کر کے تفریح طبع نہ کر لیتا ہو۔ اتنی صبر آزما مدت گزار لینے کے بعد آخر وہ وقت آ گیا جب کہ مہر سکوت توڑ دے اور کشور قلوب پر اپنی قابلیت اور نطق گوئی کا سکہ بٹھا دے۔ اس نے نہایت رازداری کے ساتھ ایک نہایت نفیس قسم کا روغن تیار کیا۔ اس روغن میں یہ صنعت تھی کہ اگر کوئی شخص اسے چہرے پر مل لے تو اس درجہ حسن و جلی پیدا ہو کہ کوئی شخص شدت انوار سے اس کے نورانی طلعت کے دیکھنے کی تاب نہ لا سکے۔ اسی طرح اس نے خاص قسم کی دو رنگ دار شمعیں بھی تیار کر لیں۔

اس کے بعد ایک رات جب کہ تمام لوگ محو خواب و استراحت تھے اس نے وہ روغن اپنے چہرہ پر ملا اور شمعیں جلا کر اپنے سامنے رکھ دیں۔ ان کی روشنی میں چہرہ پر ایسی رعنائی اور دلفریبی اور چمک دمک پیدا ہوئی کہ آنکھیں خیرہ ہوتی تھیں۔ اس کے بعد اس نے اس زور سے چیخنا شروع کیا کہ مدرسہ کے تمام مکین جاگ اٹھے۔ جب لوگ اس کے پاس آئے تو اٹھ کر نماز میں مشغول ہو گیا اور ایسی خوش الحانی اور تجوید کے ساتھ باواز بلند قرآن پڑھنے لگا کہ بڑے بڑے قاری بھی عش عش کر گئے۔

صدر المدرسین اور قاضی شہر کی بدحواسی

جب مدرسہ کے معلمین اور طلباء نے دیکھا کہ مادرزاد گونگا باتیں کر رہا ہے اور قوت گویائی کے ساتھ اسے اصلی درجہ کی فصاحت اور فن قرأت و تجوید کا کمال بھی بخشا گیا ہے اور اس کا چہرہ بھی ایسا درخشاں ہے کہ نگاہ نہیں ٹھہرتی۔ تو لوگ سخت حیرت زدہ ہوئے۔

خصوصاً صدر مدرس صاحب تو بالکل قوائے عقلیہ کھو بیٹھے۔ صدر مدرس صاحب جس درجہ علم و عمل اور صلاح و تقویٰ میں عدیم المثال تھے اسی قدر اہل زمانہ کی عیاریوں سے ناآشنا اور نہایت سادہ لوح واقع ہوئے تھے۔

وہ بڑی خوش اعتقادی سے فرمانے لگے کیا اچھا ہو۔ اگر عمائد شہر بھی خدائے قادر و توانا کے اس کرشمۂ قدرت کا مشاہدہ کر لیں۔ اب اہل مدرسہ نے صدر مدرس کی قیادت میں اس غرض

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے شہر کا رخ کیا کہ اعیان شہر کو بھی خداوند عالم کی قدرت قاہرہ کا یہ جلوہ دکھائیں۔ شہر پناہ کے دروازہ پر آئے تو اس کو مقفل پایا۔ چابی حاصل کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ ان لوگوں پر خوش اعتقادی اور گرم جوشی کا بھوت اس درجہ کا سوار تھا کہ شہر کا مقفل دروازہ اور اس کی سنگین دیواریں بھی ان کی راہ میں حائل نہ ہو سکیں۔ کسی نہ کسی تدبیر سے شہر میں داخل ہو گئے۔ اب صدر مدرس صاحب تو آگے آگے جا رہے تھے اور دوسرے مولوی حضرات اور ان کے تلامذہ پیچھے پیچھے سب سے پہلے قاضی شہر کے مکان پر پہنچے۔

قاضی رات کے وقت اس غیر معمولی ازدہام اور اس کا شور و پکار سن کر مضطربانہ گھر سے نکلے اور ماجرا دریافت کیا۔ بدنصیبی سے قاضی صاحب بھی پیرایہ حزم اور دور اندیشی سے عاری تھے۔ انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ سب مجمع کو ساتھ لے کر سیدھے وزیر اعظم کے در دولت پر جا پہنچے اور دروازہ کھٹکھٹانا شروع کیا۔ وزیر با تدبیر نے ان کی رام کہانی سن کر کہا کہ ابھی رات کا وقت ہے۔ آپ لوگ جا کر اپنی اپنی جگہ آرام کریں۔ دن کو دیکھا جائے گا۔ کہ ایسی بزرگ ہستی کی عظمت شان کے مطابق کیا کارروائی مناسب ہوگی۔ غرض شہر میں ہلڑ مچ گیا۔ باوجود ظلمت شب کے لوگ جوق در جوق چلے آ رہے تھے اور خوش اعتقادوں نے ایک ہنگامہ برپا کر رکھا تھا۔ قاضی صاحب رؤسائے شہر کو ساتھ لے کر اس بزرگ ہستی کا جمال مبارک دیکھنے کے لئے مدرسہ میں آئے مگر دروازہ کو مقفل پایا۔ اسحاق اندر ہی تھا۔

قاضی صاحب نے نیچے سے پکار کر کہا حضرت والا! آپ کو اسی خدائے ذوالجلال کی قسم جس نے اس کرامت و منصب جلیل سے نوازا۔ دروازہ کھولئے اور مشتاقان جمال کو شرف دیدار سے مشرف فرمایئے۔ یہ سن کر اسحاق بول اٹھا۔ اے قفل کھل جا اور ساتھ ہی کسی حکمت عملی سے کنجی کے بغیر قفل کھول دیا۔ قفل کے گرنے کی آواز سن کر لوگوں کی خوش اعتقادی اور بھی دوآتشہ ہو گئی۔ لوگ بزرگ کے رعب سے ترساں و لرزاں تھے۔ دروازہ کھلنے پر سب لوگ اسحاق کے روبرو نہایت مؤدب ہو کر جا بیٹھے۔ قاضی صاحب نے نیازمندانہ لہجہ میں التماس کی کہ حضور والا! سارا شہر اس قدرت خداوندی پر متحیر ہے۔ اگر حقیقت حال کا چہرہ کسی قدر بے نقاب فرمایا جائے تو بڑی نوازش ہوگی۔

اسحاق کی ظلی بروزی نبوت

اسحاق جو اس وقت کا پہلے ہی منتظر تھا نہایت ریاکارانہ لہجہ میں بولا کہ چالیس روز پیشتر ہی فیضان کے کچھ آثار نظر آنے لگے تھے۔ آخر دن بدن القائے الٰہی کا سرچشمہ موجیں مارنے لگا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

حتیٰ کہ آج رات خدائے قدوس نے اپنے فضل مخصوص سے اس عاجز پر علم وعمل کی وہ راہیں کھول دیں کہ مجھ سے پہلے لاکھوں رہروان منزل اس کے خیال اور تصور سے بھی محروم رہے تھے اور وہ اسرار وحقائق منکشف فرمائے جن کا زبان پر لانا مذہب وطریقت میں ممنوع ہے۔ البتہ مختصراً اتنا کہنے کا مجاز ہوں کہ آج رات دو فرشتے حوض کوثر کا پانی لے کر میرے پاس آئے مجھے اپنے ہاتھ سے غسل دیا اور کہنے لگے "السلام علیك یا نبی اللہ" مجھے جواب میں تامل ہوا اور گھبرایا کہ واللہ اعلم یہ کیا ابتلاء ہے۔ ایک فرشتہ بزبان فصیح یوں گویا ہوئے "یا نبی اللہ، افتح فاك باسم اللہ الازلی" (اے اللہ کے نبی بسم اللہ کہہ کر ذرا منہ کھولئے۔) میں نے منہ کھول دیا اور دل میں بسم اللہ الازلی کا ورد کرتا رہا۔ فرشتے نے ایک سفید سی چیز میرے منہ میں رکھ دی یہ تو معلوم نہیں وہ چیز کیا تھی البتہ اتنا جانتا ہوں کہ وہ شہد سے زیادہ شیریں مشک سے زیادہ خوشبودار اور برف سے زیادہ ٹھنڈی تھی۔

اس نعمت خداوندی کا حلق سے نیچے اترنا تھا کہ میری زبان گویا ہوگئی اور میرے منہ سے یہ کلمہ نکلا: "اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمد رسول الله" یہ سن کر فرشتوں نے کہا کہ محمد ﷺ کی طرح تم بھی رسول اللہ ہو۔ میں نے کہا میرے دوستو تم یہ کیسی بات کہہ رہے ہو۔ مجھے اس سے سخت حیرت ہے۔ بلکہ میں تو غرق خجالت میں ڈوبا جاتا ہوں۔ فرشتے کہنے لگے خدائے قدوس نے تمہیں اس قوم کے لئے نبی مبعوث فرمایا ہے۔ میں نے کہا جناب باری نے تو سیدنا محمد ﷺ روحی فداہ کو خاتم الانبیاء قرار دیا ہے اور آپ کی ذات اقدس پر نبوت کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے بند کر دیا ہے۔

اب میری نبوت کیا معنی رکھتی ہے؟ کہنے لگے درست ہے مگر محمد ﷺ کی نبوت مستقل حیثیت رکھتی ہے اور تمہاری بالتبع ظلی بروزی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے انقطاع نبوت اور خاتم الانبیاء کے بعد ظلی بروزی نبی بننے میں اسحاق اخرس کی شاگردی کی ہے اور اس کا واقعہ تواریخ میں پڑھ کر مستفیض ہوا ہے۔ ورنہ اس کا قرآن وحدیث اور اقوال سلف صالحین میں کہیں وجود نہیں پایا جاتا بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "انا خاتم النبیین لا نبی بعدی" (یعنی میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔)

اور ارشاد فرمایا "لو کان بعدی نبی لکان عمر" (اگر میرے بعد کوئی مرتبہ نبوت پر فائز ہوتا تو وہ حضرت عمرؓ ہوتے۔) تو ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مرزا کا دعویٰ نبوت شیطانی مکر وفریب اور اپنے استاد کی پیروی کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔ آیئے اسحاق اخرس کا

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

واقعہ اور سنئے تاکہ مکاروں کے مکر آپ پر واضح ہو جائیں۔

اسحاق کے معجزات

اس کے بعد اسحاق نے حاضرین سے یہ بیان کیا کہ جب ملائکہ نے مجھے ظلی و بروزی نبوت کا منصب تفویض فرمایا تو میں اپنی معذوری ظاہر کرنے لگا اور کہا دوستو! میرے لئے تو نبوت کا دعویٰ بہت سی مشکلات سے لبریز ہے۔ کیونکہ بوجہ معجزہ نہ رکھنے کے کوئی شخص میری تصدیق نہ کرے گا۔ فرشتوں نے کہا وہ قادر مطلق جس نے تجھے گونگا پیدا کر کے متکلم اور فصیح و بلیغ بنا دیا۔ خود لوگوں کے دلوں میں تمہاری تصدیق کا جذبہ پیدا کرے گا۔ یہاں تک کہ زمین و آسمان تمہاری تصدیق کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔

لیکن میں نے ایسی خشک نبوت کے قبول کرنے سے انکار کر دیا اور اس بات پر مصر ہوا کہ کوئی معجزہ ضرور چاہئے۔ جب میرا اصرار حد سے گزر گیا تو فرشتے کہنے لگے اچھا معجزات بھی لیجئے۔ جتنی آسمانی کتابیں انبیاء پر نازل ہوئیں تمہیں ان سب کا علم دیا گیا۔ مزید براں کئی ایک زبانیں اور کئی رسم الخط تمہیں عطا کئے۔ اس کے بعد فرشتے کہنے لگے کہ قرآن پڑھو۔ میں نے جس ترتیب سے قرآن نازل ہوا تھا پڑھ کر سنا دیا۔

انجیل پڑھوائی وہ بھی سنا دی۔ پھر تورات زبور اور دوسرے آسمانی صحیفے پڑھنے کو کہا وہ بھی سنا دیئے۔ مگر میرے قلب منور پر جو ان کتب مقدسہ کا القاء ہوا تو اس میں کسی تحریف تصحیف اور اختلاف قرأت کا کوئی شائبہ نہ تھا بلکہ جس طرح ان کی تنزیل ہوئی تھی۔ اسی طرح یہ بے کم و کاست میرے دل پر القاء کی گئیں۔ چنانچہ فرشتوں نے فوراً اس کی تصدیق کر دی۔ ملائکہ نے صحف سابقہ کی قرآت سن کر مجھ سے کہا: "قم فانذر الناس" اب کمر ہمت باندھ لو اور لوگوں کو غضب الٰہی سے ڈراؤ۔ یہ کہہ کر فرشتے رخصت ہو گئے اور میں بجہت نماز اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو گیا۔

آج رات سے جن انوار و تجلیات کا میرے دل پر ہجوم ہے۔ زبان اس کی شرح سے قاصر ہے۔ غالباً ان انوار کے کچھ اسرار میرے چہرے پر بھی نمایاں ہو گئے ہوں گے۔ یہ تو میری سرگشت تھی اب میں تم لوگوں کو متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ جو شخص خدا پر اور محمد رسول اللہ ﷺ پر اور مجھ پر ایمان لایا اس نے فلاح و راست گاری پائی اور جس نے میری نبوت سے انکار کیا اس نے سیدنا محمد ﷺ کی شریعت کو بے کار کر دیا۔ ایسا منکر ابدالآباد جہنم کا ایندھن بنا رہے گا۔

عساکر خلافت سے معرکہ آرائیاں

عوام کا معمول ہے کہ جونہی کسی امارہ کے کسی پجاری نے اپنے دجالی تقدس کی ڈفلی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

بجانی شروع کی اس پر پروانہ وار گرنے لگے۔ اسحاق کی تقریر سن کر عوام کا پائے ایمان ڈگمگا گیا اور ہزار ہا آدمی فقد ایمان اس کی نذر کر بیٹھے اور جن لوگوں کا دل نور ایمان سے تجلی تھا وہ بیزار ہو کر چلے گئے۔ حامیان شریعت نے گم کردگان راہ کو بہت سمجھایا کہ آخر مس دجال کذاب اور راہزن دین وایمان ہے۔ لیکن عقیدت مندوں کی خوش اعتقادی میں ذرا فرق نہ آیا۔ بلکہ جوں جوں علمائے حق انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرتے تھے۔ ان کا جنون خوش اعتقادی اور زیادہ بڑھتا تھا۔

آخر اس شخص کی قوت اور جمعیت یہاں تک ترقی کر گئی کہ اس کے دل میں ملک گیری کی ہوس پیدا ہو گئی۔ چنانچہ خلیفہ ابو جعفر منصور عباسی کے عمال کو مقہور اور مغلوب کر کے بصرہ عمان اور ان کے توابع پر قبضہ کر لیا۔ بڑے بڑے معرکے ہوئے آخر عساکر خلافت مظفر و منصور ہوئے اور اسحاق مارا گیا۔ کہتے ہیں کہ اس کے پیروکار اب تک عمان میں پائے جاتے ہیں۔

حضرات! دیکھا ہے مرزا سے پہلے بھی کتنے مکر وفریب والے گزر چکے ہیں۔ اب عنقریب انشاء اللہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا پردہ بھی چاک کر دیا جائے گا۔ امید ہے کہ مرزائی اس رسالہ کو اگر تعصب کی پٹی آنکھوں سے اتار کر پڑھیں تو خدا کے فضل وکرم سے ضرور ہدایت کا راستہ پا جائیں گے۔

مرزا قادیانی کے ڈھول کا پول

کتب مرزا سے جھوٹ کی حقیقت یعنی جھوٹ کے بارے میں مرزا قادیانی کا فتویٰ

تصویر کا پہلا رخ

۱..... ''جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔'' (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۵۶)

۲..... ''جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی کام نہیں۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۲۷، خزائن ج۲۲ ص۴۵۹)

۳..... ''تکلف سے جھوٹ بولنا گوں کھانا ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۹، خزائن ج۱۱ ص۳۳۳)

۴..... ''وہ کنجر جو دلدار نرنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے ہوئے شرماتے ہیں۔''

(شحنہ حق ص۱۰، خزائن ج۲ ص۲۸۶)

۵..... ''جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر اس کی دوسری باتوں میں بھی اعتبار نہیں رہتا۔'' (چشمہ معرفت ص۲۲۲، خزائن ج۲۳ ص۲۳۱)

نوٹ: ان مذکورہ بالا مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارات سے واضح ہے کہ مرزا قادیانی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے نزدیک جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں یعنی جب کوئی جھوٹ بولتا ہے تو مرتد ہو جاتا ہے۔ تو جب بھی مرزائی جھوٹ بولے گا تو گویا وہ اپنا دین چھوڑ گیا ہے اور جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں اور تکلف سے جھوٹ بولنا گوں کھانا ہے اور کنجر جو ولد الزنا کہلاتے ہیں وہ بھی جھوٹ بولتے شرماتے ہیں۔ یعنی جھوٹ بولنے والا ولد الزنا سے بدتر ہے اور جب کوئی ایک بات میں جھوٹا ہو گیا تو اس کی سب باتوں سے اعتبار اٹھ جائے گا۔ لہٰذا مرزائیوں کو یا مرزا غلام احمد قادیانی کو ویسے تو صرف ایک ہی بات میں جھوٹا ثابت کر دینا اس کے فتوؤں کے اعتبار سے کافی ہے۔ لیکن ہم تسکین قلب اور احقاق حق اور حق و باطل کو واضح اور عیاں اور روز روشن کی طرح چمکانے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کے متعدد جھوٹ نقل کرتے ہیں۔ غور و تفکر سے ملاحظہ فرمائیں۔

تصویر کا دوسرا رخ..... یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ

(ایک ہی عبارت میں چار جھوٹ)

"اور یہ یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ تورات کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون کا پڑنا بائبل کی ذیل کتابوں میں موجود ہے۔

(ذکریاب ۱۳ آیت ۱۴، انجیل متی ب ۸ آیت ۲۴، مکاشفات ب ۸ آیت ۲۲، کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵)

نوٹ: اس جگہ اکٹھے چار جھوٹ بولے ہیں۔

جھوٹ نمبر: ۱

قرآن پاک میں کسی آیت مبارک میں یہ موجود نہیں کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر افتراء کرنے سے بھی نہیں شرماتا تو اس کی دوسری باتوں کا کیا اعتبار ہوگا اور ہم اس کو ایک اچھا آدمی کیسے تصور کر سکتے ہیں؟ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔ "ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً او کذب بایٰتہ انہ لا یفلح الظٰلمون" ﴿اور اس شخص سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افتراء باندھتا ہے یا اس کی آیتوں کو جھٹلاتا ہے۔ بے شک وہ ظالم کامیاب نہیں ہوں گے۔﴾

اور دوسری جگہ تو اس سے بھی زیادہ تفصیل سے فرمایا ہے جس کا مرزا غلام احمد قادیانی خوب مصداق بن سکتا ہے۔ "ومن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذباً او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شیء" ﴿اس سے زیادہ کون ظالم ہے جو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ افترا باندھتا ہے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کہتا ہے کہ میری طرف وحی کی جاتی ہے اور حالانکہ اس کی طرف کچھ وحی نہیں کی ہوتی۔ ﴾ ایک جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "لعنة الله على الكاذبين" ﴿ جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔ ﴾ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا: "آية المنافق ثلث اذا حدث كذب واذا وعد خلف واذا اوتمن خان (بخاری شریف باب علامۃ المنافق ص ۱۰)" نیز حدیث شریف صحاح ستہ کی تمام کتب میں اور مشکوٰۃ شریف میں بھی موجود ہے:

﴾ منافق کی تین نشانیاں ہیں۔ جب گفتگو کرے گا جھوٹ بولے گا اور جب وعدہ کرے گا تو خلاف ورزی کرے گا اور جب امانت رکھی جائے گی تو خیانت کرے گا۔ ﴿

اور جس کو قرآن پاک کا ترجمہ آتا ہے۔ اس پر واضح بات ہے کہ یہ قرآن پاک پر افتراء ہے اور اگر کوئی مرزائی یہ قرآن پاک سے ثابت کر دے تو فقیر پانچ صد روپیہ انعام دے گا۔

جھوٹ نمبر: ۲

(زکریا باب ۱۴ آیت ۱۲) میں بھی یہ عبارت نہیں پائی جاتی لہٰذا یہ بھی جھوٹا ہوا۔

جھوٹ نمبر: ۳

تیسرا حوالہ جو انجیل متی ب ۲۴ آیت نمبر ۸ کا لکھا ہے یہ حوالہ بھی سراسر غلط ہے۔ بلکہ وہاں تو عجیب لکھا ہوا ہے ہم اس کو نقل کرتے ہیں تاکہ مرزائی اس عبارت کو پڑھ کر عبرت حاصل کریں۔ ملاحظہ ہو۔ عبارت انجیل: "بہت سے جھوٹے نبی اٹھ کھڑے ہوں گے۔ کیونکہ جھوٹے مسیح اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان و عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں گے۔" مرزا غلام احمد پر یہ انجیل کی مبارک آیت خوب صادق آتی ہے۔

"فاعتبروا يااولى الابصار"

جھوٹ نمبر: ۴

(مکاشفات ب ۲۲ آیت ۸) میں بھی یہ عبارت نہیں پائی جاتی تو یہ پورے چار جھوٹ ایک ہی حوالہ میں ثابت ہو گئے۔ پہلے مرزا کے جھوٹ کی بابت فتوؤں کو دوبارہ ملاحظہ فرما کر خود فیصلہ فرمائیں کہ مرزا کے چار جھوٹ ایک ہی عبارت میں ثابت ہو گئے ہیں۔ اب مرزا اپنے فتوؤں کی رو سے کیا ہوا اور کیا بنا اور کیا ٹھہرا اور مرزا نے کیا کھایا؟

جھوٹ نمبر: ۵

"اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

وثوق میں اس حدیث پر کئی وجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ کے بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری شریف میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ "ھذا خلیفۃ اللہ المھدی" سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو اس کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کے ہے۔" (شہادۃ القرآن ص ۴۰، خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

نوٹ: یہ حدیث بخاری شریف میں نہیں ہے اور مرزا غلام احمد بخاری شریف کی مذکورہ حدیث شریف "علامۃ المنافق ثلث اذا حدث کذب (الحدیث)" (منافق کی تین علامتیں ہیں جب گفتگو کرے گا جھوٹ بولے گا۔) کا مصداق بن رہا ہے۔

جھوٹ نمبر: ۶

"آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔" (ازالہ اوہام ص ۲۵۲، خزائن ج ۳ ص ۲۷۷)

نوٹ: یہ آپ پڑھتے ہی سمجھ گئے ہوں گے کہ کیسا سفید جھوٹ ہے اور حضور ﷺ پر افتراء ہے اور اس کا یہ مقصد ہے کہ قیامت اب نہیں آئے گی۔ اس لئے مرزائیوں نے جنت و دوزخ دنیا میں ہی بنالی ہے۔ قارئین کرام! آپ بتائیں کہ جنہیں یہ بھی خبر نہیں کہ ہم جہان فانی میں ہیں یا جہان باقی میں ہیں اور جنہوں نے جہان فانی کو ہی باقی سمجھ لیا ہے اور جنت و دوزخ دنیا میں ہی تیار کرلی ہے۔ کیا یہ صریح قیامت کا انکار نہیں ہے اور جس کا قیامت پر اعتبار نہ ہو تو وہ مسلمان کہلانے کا حق دار ہے کچھ بھی اگر انصاف کرے تو ضرور کہنا پڑے گا کہ سچا پکا کافر ہے اور بندہ کی دعا ہے کہ مولا تعالیٰ ہمیں ایسی بناوٹی باتوں اور قرآن مجید اور حدیث شریف پر افتراء باندھنے سے محفوظ رکھے۔ آمین!

جھوٹ نمبر: ۷

"اولیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی ہے کہ وہ چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ پنجاب میں ہوگا۔" (اربعین نمبر ۳ ص ۲۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱)

نوٹ: یہ سراسر جھوٹ اور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی پر افتراء ہے اور یہ کسی قرآن پاک کی آیت کا ترجمہ نہیں۔ کسی تفسیر میں نہیں اور کسی حدیث شریف میں بھی نہیں ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز پنجاب میں ہوگا۔ آپ جلدی جلدی مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ شمار کرتے جائیں اور عبارت میں غور کرتے جائیں۔ کہ کیا کچھ لکھا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھوٹ نمبر:۸

"آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا یعنی وہ میں ہی ہوں۔" (کشتی نوح ص۱۵، خزائن ج۱۹ ص۱۶)

نوٹ: قارئین کرام یہ تو واضح بات ہے اور آپ خود سمجھ گئے ہوں اور اوپر جو حدیث شریف نقل کی ہے کہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔ یہ تو جیسا لکھا ہے صحیح ہے اور حضور ﷺ کے روضہ انور میں عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ایک طرف جگہ خالی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی قبر انور وہاں ہی ہوگی جیسا کہ مرزائیوں کی ایک اور کتاب (احمدیہ پاکٹ بک ص۴۸۲) پر لکھا ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام اپنی عمر کا زمانہ گزار کر حج کرنے جائیں گے اور آنحضرت ﷺ کے حجرہ میں دفن کیا جائے گا اور نیز (برحاشیہ مشکوٰۃ شریف مجتبائی ص۵ کتاب الفتن) "وقد جاء ان عیسیٰ علیہ السلام بعد لبثہ فی الارض یحج ویعود فیموت بین مکۃ والمدینۃ فیحمل الی المدینۃ فیدفن فی الحجرۃ الشریفۃ" (اور تحقیق آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر ٹھہرنے کے بعد حج کریں گے اور حجرہ شریفہ یعنی حضور اکرم ﷺ کے روضہ انور میں مدفون ہوں گے۔)

لیکن حدیث شریف کے آخر میں اس نے جو ملایا ہے کہ (وہ میں ہی ہوں) یہ سیاہ جھوٹ ہے۔ اچھا آپ ہی انصاف سے بتائیں کہ اس حدیث شریف (آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود میری قبر میں دفن ہوگا۔) کا مصداق ہے اور کیا مرزا غلام احمد قادیانی دفن کیا گیا ہے حضور علیہ السلام کی قبر میں، اور کیا اس حدیث شریف کے آخر میں مرزا غلام احمد کا یہ کہنا (یعنی وہ میں ہی ہوں) درست ہے یا کہ نہیں۔ اگر درست کہو تو مرزا قادیان میں دفن ہوا ہے لہٰذا اس کا یہ دعویٰ غلط ہے اور اگر جھوٹ کہو تو یہی ہمارا مدعا ہے کہ مرزا غلام احمد کذاب دجال ہے۔

جھوٹ نمبر:۹

"ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔" (البشریٰ ج۲ ص۱۱۵)

نوٹ: اس عبارت میں کیسے واضح طور پر لکھا ہے کہ (ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں) اور حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کو دستوں کی بیماری لگی اور لاہور میں علاج ہو رہا تھا اور ایک طرف ٹٹی بیٹھنے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ مرزا ٹٹی بیٹھا تو وہیں پر مر گیا اور پھر قادیان میں لا کر دفن کر دیا گیا۔

(دیکھئے سیرۃ المہدی ج۳ ص۱۳۹) پر لکھا ہے: "حضور لاہور جا کر بیمار ہو گئے اور دستوں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کی بیماری سے آخر مئی ۱۹۰۸ء میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔"

دیکھا ہے گستاخ انبیاء کرام کو اللہ تعالیٰ نے اتنی بھی مہلت نہیں دی کہ ٹٹی خانہ سے اٹھ کر کسی پاکیزہ جگہ پر ہی جان نکلے اور کہاں یہ کہنا کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ اگر تو مسلمانوں کا مکہ شریف یا مدینہ شریف مراد ہے پھر تو یہ ہر ایک جانتا ہے کہ جھوٹ ہے اور اگر مرزائیوں نے یہ خاص اصطلاح کا مصداق کچھ اور بنایا ہے۔ (العیاذ باللہ منہ ذالک) تو آپ سچا تو کہہ سکتے ہیں مگر ایمان والا حرمین طیبین کی اتنی گستاخی نہیں کر سکتا اور مرزائی اپنے آپ کو کافر سمجھیں تو گستاخ بنتے رہیں ورنہ ایسے جھوٹے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد سے توبہ کریں اور نار جہنم سے بچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ جل شانہ تمام مسلمانوں کو ایسے جھوٹے دین سے بچائے۔ آمین!

جھوٹ نمبر: ۱۰

"ہمارے نبی ﷺ کو بعض پیشین گوئیوں میں خدا کر کے پکارا گیا ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶)

نوٹ: یہ سراسر جھوٹ اور غلط ہے۔ ہمارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تو نورانی بشر ہیں خدا تو اللہ وحدہ لاشریک ہے۔ اگر دو خدا ہو جائیں تو پھر توحید کا کیا مطلب بنے گا۔ قل ھو اللہ احد کا کیا مطلب ہوگا؟۔ دراصل مرزا قادیانی سے ایسے بہت سے دعاوی شرکیہ سرزد ہوئے ہیں۔ جس کی بناء پر اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف ایسی بات منسوب کی ہے۔ انشاء اللہ ہم ان دعاوی میں سے آگے جا کر کچھ نقل کریں گے۔

جھوٹ نمبر: ۱۱

"آنحضرت ﷺ نے آنے والے مسیح کو ایک امتی ٹھہرایا اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے اس کو دیکھا۔" (ازالہ اوہام ص ۴۰۹، خزائن ج ۳ ص ۳۱۲)

نوٹ: دیکھیں جھوٹ نمبر ۸ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح موعود لکھا ہے اور اس جگہ اس نے خود ہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیث شریف نقل کی ہے کہ مسیح موعود کو حضور ﷺ نے اپنا امتی ٹھہرایا اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ یاد رکھیں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی خوابیں بھی اللہ تعالیٰ کی وحی ہوتی ہیں اور مرزا غلام احمد چونکہ جھوٹا مسیح تھا۔ اس لئے اس کو اللہ تعالیٰ نے اس شہر پاک میں داخل ہونے ہی نہ دیا۔ معلوم ہوا کہ اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے اور ہم جھوٹ نمبر ۸ کے تحت میں حدیث شریف نقل کر چکے ہیں۔ (کہ حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام یعنی مسیح موعود) زمین میں ٹھہر [illegible] کے بعد حج کریں گے۔ مگر مرزا قادیانی نے نہیں کیا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملاحظہ ہو! (سیرت المہدی ص ۱۱۹ ج ۳) "ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود نے کوئی حج نہیں کیا اور اعتکاف نہیں کیا تسبیح نہیں رکھی، وظائف نہیں پڑھتے تھے۔" نیز وہاں حدیث پاک میں آیا ہے کہ مسیح موعود نے سے اترتے وقت مکہ اور مدینہ شریف کے درمیان فوت ہوں گے اور مدینہ شریف میں لاکر حجرہ شریف یعنی روضہ انور حضور ﷺ میں دفن کئے جائیں گے۔ مگر غلام احمد لاہور مرا اور قادیان میں دفن ہوا تو اس بات میں مرزا اپنے قول مذکورہ کے تحت بھی جھوٹا ہے اور یہ حدیث مذکورہ بھی اس کے جھوٹ پر نمایاں دلالت کرتی ہے اور ڈاکٹر اسماعیل بیان کرتا ہے کہ مرزا نے اعتکاف نہیں کیا ٹھیک ہے۔ اعتکاف تو سرور دو عالم ﷺ کی سنت ہے۔ یہ مسلمانوں کے لئے ہے نہ کہ شیطان کے پیروکار اور کذاب دجال کے لئے اور ڈاکٹر اسماعیل نے یہ بھی کہا ہے کہ تسبیح نہیں رکھی وظائف نہیں پڑھے۔ کیوں نہیں شیطان تو عبادت کو چھڑوانے کے لئے آتا ہے نہ کہ خود عبادت کرنے اور دوسروں کو عبادت کا طریقہ بتانے کے لئے آتا ہے۔ جھوٹے نبی کی سیرت اور کذب بیانی "فاعتبروا یاولی الابصار"

جھوٹ نمبر: ۱۲..... تصویر کا پہلا رخ

"وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا، تا تم سمجھو کہ قادیان اس لئے محفوظ رکھی گئی ہے کہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہو گئے۔ یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گیا اور دوسری طرف باوجود اس کے قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے۔ مگر قادیان طاعون سے پاک ہے۔" (دافع البلاء ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۶)

نوٹ: معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جس شئی کو بھی اپنی صداقت کی دلیل ٹھہرایا ہے وہ اللہ تعالیٰ نے تمام کی تمام توڑ پھوڑ دی ہیں۔ اس حوالہ میں دراصل اس نے حضور علیہ السلام کے شہر کی برابری کا دعویٰ بھی کیا ہے کہ قادیان میں طاعون نہیں پڑے گی جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: "الا ان قاب المدینۃ ملئکۃ لا یدخلھا الطاعون والدجال (مسلم شریف ص ۴۳۲)" ﴿خبردار مدینہ کے ارد گرد فرشتے ہیں اس میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہوگا۔﴾ حوالہ مذکورہ میں مرزا غلام احمد نے طاعون کا قادیان میں نہ پڑنا اپنی صداقت کی اور رسول ہونے کی دلیل بنایا ہے۔ مگر ہم مرزا قادیانی کے اقوال ہی سے ثابت کرتے ہیں کہ قادیان میں طاعون پڑا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تصویر کا دوسرا رخ

۱..... ”ایک دفعہ طاعون کے زور کے دنوں میں جب کہ قادیان میں بھی طاعون تھی۔“

(حقیقت الوحی ص۱۵۳، خزائن ج۲۲ ص۲۶۵)

۲..... ”صرف ایک شدت سے طاعون قادیان میں ہوئی بعد اس کے کم ہوگئی۔“

(حقیقت الوحی ص۲۳۳، خزائن ج۲۲ ص۲۳۳)

۳..... ”اور پھر طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا۔ میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔“ (حاشیہ حقیقت الوحی ص۸۴، خزائن ج۲۲ ص۸۷)

نوٹ: عقلمندوں پر مرزا کی صداقت خوب واضح اور روز روشن کی طرح عیاں ہو چکی ہوگی۔ اس نے قادیان میں طاعون کا نہ آنا اپنی سچائی اور رسالت کا معیار بتایا تھا۔ اب مرزا قادیانی کی کتاب مذکورہ کے تین حوالوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ قادیان میں طاعون صرف آئی ہی نہیں بلکہ طاعون کا زور بھی رہا ہے اور مرزا قادیانی کا لڑکا محمد شریف بھی بیمار ہوا۔ بتایئے! اب اس کی صداقت اور رسالت کہاں گئی ہے؟ ”وما علینا الا البلاغ“ ہم تو اپنا فریضہ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں آگے کوئی سمجھے یا نہ سمجھے اس کی مرضی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے صدق و کذب کا معیار

اصول نمبر۱..... ”بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق و کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشن گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہو سکتا۔“ (آئینہ کمالات ص۲۸۸، خزائن ج۵ ص۲۸۸)

اصول نمبر۲..... ”علاوہ اس کے جن پیشین گوئیوں کو مخالف کے سامنے دعویٰ کے طور پر پیش کیا جاتا ہے وہ ایک خاص طور کی روشنی اپنے اندر رکھتی ہیں اور فہیم لوگ حضرت احدیت میں توجہ کر کے ان کا زیادہ تر انکشاف کر لیتے ہیں۔“ (ازالہ اوہام ص۳۰۴، خزائن ج۳ ص۳۰۹)

اصول نمبر۳..... ”باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنے پیشین گوئیوں میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص۳، خزائن ج۵ ص۶۵۰)

نوٹ: اب ان تینوں اصولوں کے بعد ہم کہتے ہیں کہ قادیانی کوئی ایک پیشین گوئی پیش کریں جس کو مخالفوں کے سامنے بطور دعویٰ کے پیش کیا ہو اور اسے اپنے صدق و کذب کا معیار ٹھہرایا ہو اور پوری ہوئی ہو۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی وہ تمام پیشین گوئیاں جن کو اس نے اپنی صداقت کا معیار بنایا ہے اور بطور دعویٰ کے پیش کیں ہیں۔ ان میں سے ایک بھی پوری

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نہیں ہوئی اور مرزا غلام احمد بقول اپنے رسوا ہوا۔

جیسا کہ ہم نے اصول نمبر۳ میں مرزا کی جو بحث نقل کی ہے کہ (باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ انسان کا اپنی پیشین گوئیوں میں جھوٹا نکلنا تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔) اس سے ثابت ہوا کہ اس کی رسوائی کے لئے یہی کافی ہے کہ اپنی پیشین گوئیوں میں وہ جھوٹا ہو جائے۔ تو ہم دو پیشین گوئیاں مرزا غلام احمد کے جھوٹ نمبر۸ اور ۱۲ کے تحت جھوٹی ثابت کر آئے ہیں اور آگے دیکھئے کیا بنتا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں ہم مرزا قادیانی کی جھوٹی پیشین گوئیوں میں سے چند ایک پیشین گوئیاں نقل کرتے ہیں جو سراسر جھوٹی نکلی ہیں۔

تصویر کا دوسرا رخ..... پیشین گوئی نمبر۳

"اور آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔ اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ یعنی ۱۵ ماہ تک حاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب پیشین گوئی ظہور میں آئے گی۔ بعض اندھے سچا کھے بن جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔ اس طرح پر جس طرح اللہ تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے۔ سو الحمد للہ کہ اگر یہ پیشین گوئی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ظہور نہ فرماتی تو ہمارے یہ پندرہ دن ضائع گئے تھے..... میں اس وقت یہ اقرار کرتا ہوں اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی۔ یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے سزائے موت حاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ رو سیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دی جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ ضرور کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جاویں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں..... اگر میں جھوٹا ہوں میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ لعنتی مجھے قرار دو۔"

(جنگ مقدس ص۲۰۹ تا ۲۱۲، خزائن ج۶ ص۲۹۱)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوٹ: عبداللہ آتھم عیسائی کے ساتھ مرزا غلام احمد کا مناظرہ ہوا اور یہ مناظرہ پندرہ دن تک ہوتا رہا جس میں مرزا غلام احمد بہت ذلیل وخوار ہوا پھر اپنی ذلت کو چھپانے کے لئے اس نے یہ پیشین گوئی دی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ کے اندر مر جائے گا اور اس دن نابینا، بہرا اور بہرے، سننے والے اور لنگڑے، چلنے والے ہو جائیں گے اور اس کو پختہ اور مؤکد کرنے کے لئے یہ کہا کہ اگر ایسا نہ ہوا تو مجھے ذلیل کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دی جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ایسا کرے گا۔ زمین وآسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی اگر میں جھوٹا ہوں تو میرے لئے سولی تیار رکھو اور تمام شیاطین اور بدکاروں لعنتیوں سے زیادہ لعنتی مجھے قرار دو۔

ناظرین کرام! غور سے پڑھنا کیسی ٹھوس اور مؤکد پیشین گوئی کی ہے جس میں اس کے عدم کا تصور ہی نہیں آتا اور اللہ تعالیٰ کی قسمیں کھا کر کہا ہے۔ اب ہم سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ پیشین گوئی پوری ہوئی ہے یا نہیں؟ تو یہ ظاہر ہے کہ پوری نہیں ہوئی۔ لہٰذا مرزا غلام احمد بقول خود تمام مذکورہ الفاظ کا مستحق ہوا۔ نیز مرزائی اس پیشین گوئی کی طرف سے مختلف جواب دیتے ہیں جو حسب ذیل نقل کرتا ہوں۔

مرزائی عذر نمبر:۱

"عبداللہ آتھم نے اس مجلس میں ستر آدمیوں کے سامنے توبہ کر لی تھی۔"

(حقیقت الوحی ص ۲۰۷ حاشیہ، خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۶)

ابوالمنصور: اگر اس نے اس وقت رجوع کر لیا تھا تو مرزا کو اسی مجلس میں اعلان کر دینا چاہئے تھا کہ چونکہ اس نے رجوع کر لیا ہے اس لئے میری پیشین گوئی میں کوئی حرج نہ ہوگا۔ حالانکہ مرزا غلام احمد کو بعد میں بھی یقین تھا کہ یہ ضرور پوری ہو کر رہے گی۔ تب ہی تو وظیفے کرائے اور رو رو کر تضرع اور زاری سے دعائیں کیں۔ مگر پھر بھی کچھ نہ بنا۔ ملاحظہ ہو

(نمبر ۲۶ سیرت المہدی حصہ اول ص ۷۸) "پیر سراج الحق نعمانی نے مجھ سے بیان کیا جب آتھم کی پیشین گوئی کی میعاد قریب آئی تو اہلیہ حضرت مولوی نور الدین نے خواب میں دیکھا ان سے کوئی کہتا ہے کہ ایک ہزار ماش کے دانے پر ایک ہزار دفعہ سورۃ الم ترکیف پڑھنی چاہئے اور پھر ان کو کہیں کنویں میں ڈال دیا جائے اور پھر واپس منہ پھیر کر دیکھا نہ جائے۔ خواب حضرت خلیفہ اوّل نے مرزا قادیانی کی خدمت میں عرض کیا۔ حضرت علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس خواب کو ظاہر میں پورا کر دینا چاہئے۔ جب آتھم کی میعاد کا ایک دن باقی رہ گیا تو حضرت مسیح موعود نے مجھ سے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اور میاں حامد علی مرحوم سے فرمایا کہ اتنے بچے لے آؤ۔"

نوٹ: اگر رجوع ہو چکا تو اتنا واویلا کرنے سے منع کیوں نہیں کیا۔ (دیکھو الفضل ۲۰ر جولائی ۱۹۶۰ء مرزا محمود اس کے جواب میں کہ تیری دعائیں پوری نہیں ہوتیں۔ لکھتا ہے کہ حضرت صاحب (یعنی مرزا غلام احمد) کی بھی تو پوری نہیں ہوئیں۔ چنانچہ ذکر کرتے کرتے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ: "پھر آتھم کے متعلق پیشین گوئی کے وقت جماعت کی جو حالت تھی وہ ہم سے مخفی نہیں ہے۔ میں اس وقت چھوٹا بچہ تھا اور میری عمر پانچ سال کی تھی۔ مگر وہ نظارہ مجھے خوب یاد ہے۔ جب آتھم کی پیشین گوئی کا آخری دن تھا تو کتنے کرب و اضطراب سے دعائیں کی گئیں میں نے تو محرم کا ماتم بھی کبھی اتنا سخت نہیں دیکھا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام قادیانی) ایک طرف دعا میں مشغول تھے۔"

مرزائی عذر نمبر:۲

"فریق سے مراد ایک عبداللہ آتھم نہیں۔ تمام عیسائی ہیں۔"

(انوار الاسلام ص۱۲، ۸، خزائن ج۹ ص۲)

ابوالمنصور:

۱..... پھر تو تمام عیسائیوں کا خاتمہ پندرہ ماہ کے بعد ہو جانا چاہئے تھا اور عیسائیوں نے توبہ بھی نہیں کی کہ بلکہ اپنے مذہب پر اڑے رہے ہیں۔

۲..... نیز مرزا قادیانی نے خود مقدمہ میں تسلیم کیا ہے کہ: "میری فریق سے مراد عبداللہ آتھم ہے۔" (کتاب البریہ ص۱۸۸، خزائن ج۱۳ ص۲۰۶) "عبداللہ آتھم کے متعلق ہم نے شرطیہ پیشین گوئی کی تھی اگر رجوع بحق نہیں کرے گا تو مر جائے گا۔ عبداللہ آتھم کی درخواست پر یہ پیشین گوئی صرف اس کے واسطے کی تھی کل متخلفین مباحثہ کی بابت پیشین گوئی نہ تھی۔"

مرزائی عذر نمبر:۳

"عبداللہ آتھم نے دل سے رجوع کر لیا تھا اس لئے ہلاک نہیں ہوا۔"

(انوار الاسلام ص۱۲، خزائن ج۹ ص۲)

ابوالمنصور: یہ بالکل افتراء ہے اور کذب بیانی ہے۔ سوال یہ ہے کہ عبداللہ آتھم نے پندرہ ماہ کے اندر رجوع کیا تھا یا کہ پندرہ ماہ کی میعاد کے بعد، اگر پہلے کیا تو مرزا قادیانی نے اعلان کیوں نہیں کیا اور اتنا پریشان ہو ہو کر اور رو رو کر دعائیں کیوں کرتا رہا۔ اگر پندرہ ماہ کے بعد رجوع کیا ہے تو مرزا کی پیشین گوئی کی مدت تو گزر گئی۔ معلوم ہوا کہ مرزا سراسر جھوٹا اور کذاب ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائی عذر نمبر:۴

"اگر آتھم نے رجوع نہیں کیا تھا تو اس نے قسم کیوں نہیں کھائی جب کہ مرزا نے کہا تھا کہ اگر تو سچا ہے تو قسم اٹھا۔"

ابو المنصور: عیسائیوں کے نزدیک بھی قسم اٹھانا بھی ناجائز ہے۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی نے لکھا ہے: (کشتی نوح ص ۲۷، خزائن ج ۱۹ ص ۳۹) "قرآن تمہیں انجیل کی طرح یہ نہیں کہتا کہ ہرگز قسم نہ کھا بلکہ بیہودہ قسموں سے تمہیں روکتا ہے۔" (نیز دیکھو انجیل متی پ ۵ آیت نمبر ۳۳، ۳۴) (لیکن میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بالکل قسم نہ کھانا) عبداللہ آتھم کا قسم سے انکار اپنے مذہب کی بناء پر تھا۔ جیسا کہ عبداللہ آتھم نے مرزا کو کہا تھا کہ مرزا خوک کا گوشت کھا کر ثابت کرے کہ وہ مسلمان ہے تو مرزا غلام احمد نے اپنے مذہب کی بناء پر خوک (سؤر) کا گوشت کھانے سے انکار کر دیا تھا۔ (دیکھو کتاب البریہ ص ۱۷۸، خزائن ج ۱۳ ص ۱۹۶) مرزا خوک کا گوشت کھا کر ثابت کرے کہ وہ مسلمان ہے کیونکہ مسلمان اسے مسلمان نہیں مانتے۔ دیکھئے جیسے مرزا قادیانی سور کا گوشت کھا کر اپنے مذہب کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ اسی طرح عبداللہ آتھم قسم کھا کر اپنے عدم رجوع کا ثبوت نہیں دے سکتا۔ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مناظرہ ہوا جس میں مرزا خوب رسوا ہوا اس رسوائی کو چھپانے کے لئے یہ پیشین گوئی کا ڈال ماری جو جھوٹی نکلی۔

پیشین گوئی نمبر:۴

"اور واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعے سے عنقریب نشان میرے ظاہر ہوں گے۔ اول وہ قادیان میں تمام پیشین گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیشین گوئیوں کا اپنی قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوں کہ کاذب صادق سے پہلے مرجائے تو ضرور پہلے مریں گے اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہو جائے گی۔"

(ضمیمہ نزول مسیح ص ۳۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷۸)

نوٹ: مرزا کے تینوں جھوٹ ثابت ہو چکے۔

۱۔۔۔ "دس جنوری ۱۹۰۳ء کو مولوی ثناء اللہ وہاں قادیان میں پہنچ گیا اور مرزا غلام احمد مقابلہ میں نہ آسکا۔"

۲۔۔۔ "مرزا غلام احمد نے کہا تھا کہ کاذب صادق (یعنی جھوٹا سچے) سے پہلے مرجائے گا تو مرزا مولوی ثناء اللہ کی زندگی ہی میں مرگیا۔"

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۳..... ”مولوی ثناء اللہ نے مرزا کے قصیدہ کی صرفی نحوی عروضی غلطیاں نکالیں جن کا انکار مرزا نہ کر سکا۔“ اور یہ ہے جھوٹے نبی کی حقیقت کہ صرفی، نحوی، عروضی غلطیاں قصیدہ میں کرتا رہا۔ پھر مولوی ثناء اللہ نے مقابلے میں ایک قصیدہ شائع کیا جو الہامات مرزا کے ص ۱۰۳ پر موجود ہے۔ نیز مرزا ان کی ایک غلطی بھی ثابت نہ کر سکا اور لطف کی بات یہ ہے کہ مرزا کی مقرر میعاد کے اندر لکھا گیا اور الحدیث اخبار میں چھپا۔ مرزا کی کئی پیشین گوئیاں الکذب فوق الکذب من الکذب ثابت ہوئیں۔ ذرا پیچھے مرزا غلام احمد کے صدق و کذب کے معیار دوبارہ پڑھ لیں تا کہ مرزا غلام احمد کی شخصیت تم پر اچھے طریقہ سے واضح ہو جائے۔

مرزائی عذر

”یہ دعائیں نہ تھیں بلکہ مباہلہ تھا اور مباہلہ میں طرفین ہوتے ہیں۔ لہٰذا یہاں پر مرزا قادیانی اکیلے تھے لہٰذا مباہلہ منعقد نہ ہوا۔ مرزا قادیانی کے مولوی ثناء اللہ سے پہلے مرنے میں کوئی حرج لازم نہیں آتا۔“

ابوالمنصور:

جواب ۱..... ہم کہتے ہیں کہ یہ دعا تھی دیکھو آئینہ حق نما اس کے بعد مرزا قادیانی نے دعا کی اور کہا کہ جو چاہے مولوی ثناء اللہ اس کے نیچے لکھ دے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ ہے۔ مرقوم ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچے میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۷۹)

نوٹ: اب اس میں یہ شرط نہیں کہ اگر وہ نہیں لکھیں گے تو یہ دعا نہیں رہے گی بلکہ یہ ایک دعا ہے اور مولوی ثناء اللہ کو اختیار ہے جو چاہیں لکھیں۔ دعا جھوٹے کے حق میں قبول ہوگی۔ چنانچہ ہو بھی گئی اور اپنی ہی دعا سے مرا جو اس اشتہار میں مرقوم تھی کہ طاعون سے یا ہیضہ وغیرہ سے ہلاک ہوگا۔

جواب ۲..... اسی موضوع پر مولوی ثناء اللہ اور قاسم مرزائی کے درمیان بمقام لدھیانہ مناظرہ ہوا اور تین تین صد روپیہ ہر ایک فریق نے بچن سنگھ ثالث کے پاس رکھا تو قاسم علی مرزائی شکست کھا گیا اور مولوی ثناء اللہ کو چھ صد روپیہ مل گیا۔

جواب ۳..... نیز آخری فیصلہ ۱۹۰۷ء میں مباہلہ کیسے ہو سکتا ہے جب کہ مرزا نے خود ۱۹۰۲ء میں مباہلہ نہ کرنے کا معاہدہ کر لیا تھا تو پھر آخری فیصلہ میں مباہلہ کیونکر مراد ہو سکتا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ملاحظہ ہو (ضمیمہ نزول مسیح ص۱۴، خزائن ج۱۹ ص۱۴۲) "لیکن ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔"

نوٹ: ناظرین دیکھا آپ نے مرزا غلام احمد جگہ جگہ کیسے ذلیل وخوار ہوتا رہا ہے۔ اگر عیسائیوں سے مناظرہ کیا تو بھی شکست اور اگر دوسروں سے کیا تو بھی شکست اور اگر پیشین گوئی دے بیٹھا تو وہ بھی جھوٹی نکلی خدا جانے کیسی بے شرمی سے لوگوں کے سامنے منہ نکالتا ہوگا۔

پیشین گوئی نمبر:۵

"آج ۷ر اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو مدت ایک حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔" (مجموعہ اشتہار ج۱ ص۱۱۷) اس الہام سے ظاہر ہے کہ غالباً ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب حمل میں۔" (ایضاً)

نوٹ: مذکورہ تحریر مرزا جس کو ہم نے دو حصوں میں تقسیم کر کے نقل کیا ہے۔ اس کے پہلے حصے میں ایک مدت حمل کے اندر ایک لڑکے کی ولادت الہام سے لکھی ہے اور دوسرے حصہ میں پھر اسے گول مول رکھنے کے لئے یہ فقرہ لکھے ہیں (ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا اس کے قریب حمل میں) یہ ہے جھوٹے کا جھوٹ الہام اور کیسے صریح الہام میں اپنی عبارت کو گول مول بنا لیا ہے۔ مگر لڑکے بجائے لڑکی پیدا ہوئی۔ اس میں کچھ اعتراض وجواب بھی ہیں ہم طوالت کی وجہ سے نظر انداز کرتے ہیں۔

پیشین گوئی نمبر:۶

(اشتہار ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء حاشیہ) پر ایک پیشین گوئی مرزے نے یہ کی تھی: "خداوند کریم نے مجھے بشارت دے کر کہا کہ خواتین مبارکہ سے جن میں تو بعض کو اس اشتہار کے بعد پائے گا۔ تیری نسل بہت ہوگی۔" (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۰۲)

نیز ایسا ہی اشتہار محک اخیار واشرار میں لکھا ہے: "اس عاجز نے ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں یہ پیشین گوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے بیان کی تھی کہ اس نے مجھے بشارت دے کر کہا تھا کہ بعض بابرکت عورتیں اس اشتہار کے بعد بھی تیرے نکاح میں آئیں گی اور ان سے اولاد پیدا ہوگی۔" (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۱۳۰)

نوٹ: ۱۸۸۶ء کے بعد مرزا کے نکاح میں خواتین چھوڑ کر ایک خاتون بھی نہیں آئی اور ان سے جو اولاد پیدا ہونی تھی وہ معلوم نہیں کہاں رکی ہوئی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پیشین گوئی نمبر:۷

مرزا غلام احمد کی عادت تھی کہ جب کسی عورت کو حاملہ دیکھ لیتا تو فوراً الہام جڑ دیتا۔ اسی طرح ایک دفعہ اپنے ایک مرید میاں منظور احمد کی اہلیہ کو حاملہ دیکھا تو بکمال غیب دانی پیش گوئی وے دی ملاحظہ ہو۔

"دیکھا کہ منظور محمد صاحب کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ دریافت کرتے ہیں کہ لڑکے کا کیا نام رکھا جائے تب خواب سے حالت الہام کی طرف چلی گئی اور معلوم ہوا کہ بشیر الدولہ فرمایا کئی آدمیوں کے واسطے دعا کی جاتی ہے۔ معلوم نہیں کہ منظور محمد کے لفظ سے کس کی طرف اشارہ ہے۔" (تذکرہ ص)

نیز مرزا نے اس گول مول الہام میں عجیب فریب سے کام لیا ہے۔ مطلب یہ کہ بندہ اگر منظور محمد کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو چاندی کھری ہے۔ کہہ دیں گے کہ یہی مراد تھا ورنہ کسی اور سے چسپاں کر دیں گے۔ لیکن خدا تعالیٰ کو مرزا کی رسوائی منظور تھی اس لئے اس الہام کے قریباً ساڑھے ۳ ماہ بعد مرزا کے قلم سے یہ تحریر کرا دیا۔ ملاحظہ ہو عبارت مرزا: "جون ۱۹۰۱ء بذریعہ الہام معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر یعنی محمدی بیگم (یعنی زوجہ منظور محمد) کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔ بشیر الدولہ، عالم کباب، یہ دونوں نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے۔ بشیر الدولہ سے مراد ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا۔ عالم کباب سے یہ مراد ہے کہ اس کے پیدا ہونے سے چند ماہ بعد تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی گویا دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا۔ خدا کے الہام سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر دنیا کے سرکش لوگوں کے لئے کچھ اور مہلت منظور ہے تب بالفعل لڑکا نہیں لڑکی پیدا ہوگی اور وہ لڑکا بعد میں پیدا ہوگا۔ مگر ضرور ہوگا کیونکہ وہ خدا کا نشان ہے۔" (ملخص ریویو ماہ جون ۶ صفحہ ورق آخر)

اگرچہ یہ عبارت بھی فریب کا مرقع ہے۔ تاہم اتنا معاملہ بالکل عیاں ہو گیا ہے کہ میاں منظور محمد کے گھر عالم کباب ضرور پیدا ہوگا۔ جو خدا کا نشان ہے اور مرزا کے اقبال کا شاہد ہوگا۔ لیکن اس الہام بازی کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس کے ایک ماہ دس دن بعد میاں منظور کے گھر مورخہ ۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو لڑکی پیدا ہوئی۔ اس کے بعد کوئی لڑکا نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ محمدی بیگم کا انتقال ہو گیا اور مرزا کے بنا سچی الہامات کا بھانڈہ پھوٹ گیا۔ ملاحظہ ہو مرزا کا مرید اس پیشگوئی کو نقل کر کے لکھتا ہے:

"اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ یہ پیش گوئی کب اور کس رنگ میں پوری ہوگی کو حضرت اقدس نے اس کا ذکر [illegible] کے ذریعے فرمایا تھا مگر چونکہ وہ فوت ہو چکی ہے۔ اس لئے اب نام کی تخصیص

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

رہی بہرحال یہ پیش گوئی تقاضا بہات سے ہے۔" (البشریٰ ج ۲ ص ۱۱۶)

پیش گوئی نمبر:۸

ماہ جنوری ۱۹۰۳ء میں جب کہ مرزا قادیانی کی بیوی حاملہ تھی مرزا غلام احمد اپنی کتاب (مواہب الرحمٰن ص ۱۳۹، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۰) پر یہ پیش گوئی کی جو سراسر جھوٹی نکلی۔ ملاحظہ ہو عبارت:

"الحمد للہ الذی وھب لی علی الکبر اربعۃ من البنین وبشر نی بخامس۔ سب تعریف خدا کو ہے جس نے مجھے بڑھاپے میں چار لڑکے دیئے اور پانچویں کی بشارت دی۔"

نوٹ: اس حمل سے مرزا کے گھر ۲۸ جنوری ۱۹۰۳ کو ایک لڑکی پیدا ہوئی جو صرف چند ماہ عمر پا کر فوت ہو گئی۔ (دیکھو اخبار الحکم ۳ دسمبر ۱۹۰۳)

زائی عذر

اس سے مراد پوتا ہے جو محمود احمد کے گھر ساڑھے چار برس بعد پیدا ہوا ہے۔ جس کا نام نصیر الدین احمد ہے۔

ابو المنصور: پیش گوئی میں پانچویں کی تصریح ظاہر کر رہی ہے کہ وہ لڑکا مرزا کا ہوگا ورنہ پوتے کو پانچواں کہنا چہ معنی دارد بحالیکہ پوتے کئی ایک ہیں۔ معلوم ہوا کہ یہ پیش گوئی جھوٹی ہے۔ جو مرزا کے کذب پر دلالت کرتی ہے۔

پیش گوئی نمبر:۹

مئی ۱۹۰۴ء میں مرزا قادیانی کی بیوی حاملہ تھی۔ جلدی سے الہام تراش مارا جو جھوٹا نکلا۔ ملاحظہ ہو: "دخت کرام، شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہوگا۔" (تذکرہ طبع سوم ص ۵۱۳)

نوٹ: اس الہام کے ایک ماہ بعد مورخہ ۲۴ جون ۰۴ء کو لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام امۃ النظیر رکھا۔ (حقیقت الوحی ص ۲۱۸، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۸) مگر وہ شوخ و شنگ لڑکا نہ۔ اس حمل سے پیدا ہوا اس کے بعد کسی حمل سے پیدا ہوا۔

پیش گوئی نمبر:۱۰

مرزا قادیانی نے ایک پیش گوئی مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق بھی کی تھی جو پوری نہ ہوئی۔ پہلے تو ۱۸۹۷ء میں ایک گول مول پیش گوئی کی۔ ملاحظہ ہو: "مگر مجھے معلوم نہیں کہ یہ ایمان (محمد حسین کا) فرعون کی طرح صرف اسی قدر ہوگا کہ آمنت بالذی آمنت بہ بنو اسرائیل یا پرہیزگار لوگوں کی طرح۔" (استفتاء ص ۲۲ بر حاشیہ، خزائن ج ۱۲ ص ۱۳۰)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

لیکن اللہ تعالیٰ نے مرزا کذاب ومفتری اور دجال کو رسوا کروانا تھا اس لئے مرزا سے صاف طور پر محمد حسین کا ایمان لانا لکھوالیا۔ ملاحظہ ہو عبارت مرزا: "ہم اس کے ایمان سے ناامید نہیں ہوئے بلکہ امید بہت ہے۔ اسی طرح خدا کی وحی خبر دے رہی ہے.....

(اے مرزا!) تجھ پر خدا تعالیٰ تیرے دوست محمد حسین کا مقسوم ظاہر کردے گا۔ سعید ہے۔ پس روز مقدار اس کو فراموش نہیں کرے گا اور خدا کے ہاتھوں سے زندہ کیا جائے گا اور خدا قادر ہے اور رشد کا زمانہ آئے گا اور گناہ بخش دیا جائے گا۔ پس پاکیزگی اور طہارت کا پانی اسے پلائیں گے اور نسیم صبا خوشبو لائے گی اور معطر کردے گی۔ میرا کلام سچا ہے میرے خدا کا قول ہے۔ جو شخص تم میں سے زندہ رہے گا دیکھ لے گا۔" (اعجاز احمدی ص۵۰، ۵۱، خزائن ج۱۹ ص۱۶۲)

نوٹ: ان الفاظ مرقومہ بالا سے صاف عیاں ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایک نہ ایک دن ضرور مرزا پر ایمان لائیں گے۔ حالانکہ یہ پیش گوئی بالکل غلط اور سراسر باطل نکلی مرزا نے اس پیش گوئی کو اللہ تعالیٰ کی وحی گردانا ہے اور اللہ تعالیٰ پر افترا باندھا ہے۔

حضرات! مرزا غلام احمد کی پیش گوئیاں بے شمار غلط ثابت ہوئی ہیں۔ جن میں سے ہم نے نمونہ کے طور پر چند نقل کردی ہیں۔ سمجھنے والے کے لئے مرزا کے فتویٰ کے مطابق ایک پیش گوئی میں جھوٹا ثابت کردینا ہی کافی ہے۔ لیکن: "تلك عشرة كاملة" یہ پوری دس جھوٹی پیش گوئیاں ہم نقل کرچکے ہیں: "العاقل تكفيه الاشارة" عاقل را اشارہ کافیست!

مرزا غلام احمد قادیانی کا گالیوں کے بارے میں فتویٰ

تصویر کا پہلا رخ

۱..... "کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔" (کشتی نوح ص۱۱، خزائن ج۱۹ ص۱۰)

۲..... "بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے۔ جس دل میں نجاست بیت الخلاء بھری ہے۔" (قادیان کے آریہ اور ہم ص۶۱، خزائن ج۲۰ ص۴۵۸)

۳..... "گالیاں دینا اور بدزبانی طریق شرافت نہیں۔"

(ضمیمہ اربعین نمبر۴ ص۵، خزائن ج۱۷ ص۴۷۱)

۴..... "گالیاں دینا کمینوں اور سفلوں کا کام ہے۔" (ست بچن ص۲۱، خزائن ج۱۰ ص۱۳۲)

نوٹ: مرزا غلام احمد کی گالیوں کی مجموعی تعداد پونے تین صد کے قریب ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھو مغلظات مرزا مصنفہ مولوی نور محمد (یہ کتاب احتساب قادیانیت کی جلد ۷ میں چھپ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

چکی ہے۔ مرتب) لیکن ہم نمونے کے طور پر چند گالیاں یہاں نقل کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں۔

تصویر کا دوسرا رخ..... پیروں کو گالیاں

"بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ..... لیکن یہ جاننا چاہئے یہ سب شیاطین الانس ہیں۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷، ۱۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)

۲..... "پیر مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے سے اپنی کوڑ مغزی پر پردہ ڈال رہے ہیں ورنہ صرف دروغ گو بلکہ سخت دروغ گو ہیں۔" (نزول المسیح ص ۶۶، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۳)

۳..... "اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔"

(حاشیہ نزول المسیح ص ۷۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۸)

علماء کو گالیاں

"اے بدبخت مفتریو..... نہ معلوم وحشی فرقہ کیوں شرم و حیا سے کام نہیں لیتا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۱، خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۳)

۲..... "بے ایمانو اے یہودیو! دجال کے ہمراہیو۔"

(اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹)

۴..... "ایسے بدذات فرقہ مولویاں۔" (انجام آتھم ص ۲۱، خزائن ج ۱۱ ص ۲۱)

۱..... "بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں..... دنیا میں سب جانوروں میں سب سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق، خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں..... اے مردار خور مولویو اور گندی روحو!..... اے احمد میرے کیڑو۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)

۵..... "بعضوں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ بطون کا نطفہ بدگو ہے اور خبیث اور مفسد جھوٹ کو طبع کرنے والا منحوس ہے۔ جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے..... تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے۔ اے حرامی لڑکے۔"

(نور حقیقت الوحی ص ۱۴، ۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۵، ضمیمہ انجام آتھم، خزائن ج ۱۱ ص ۲۷۱)

(ص ۲۸۱) پر یہ لکھا ہے کہ اے نسل بدکاراں ان کے علاوہ آئینہ کمالات، انجام آتھم، براہین احمدیہ، مواہب الرحمٰن اور ازالہ اوہام وغیرہ رنگین و سریع گالیوں سے بھری ہوئی ہیں جو مرزا کی اخلاقی تصویر کو بے نقاب کر دیتی ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

عوام کو گالیاں

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

۱..... "ان العدی صاروا خنازیر الفلاۃ ونسائھم من دونھن الاکلب۔ تمام میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں۔"

(نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ ص۵۳)

۲..... "تلک کتب ینظر الیھا کل مسلم بعین المحبۃ والمودۃ وینتفع من معارفھا ویقبلنی ویصدق دعوتی الا ذریۃ البغایا۔ میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نگاہوں سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے۔ سوائے بدکار عورتوں کی اولاد کے۔"

(آئینہ کمالات ص۵۴۷، خزائن ج۵ ص۵۴۷)

لطیفہ عجیبہ

مرزا غلام احمد کا بڑا لڑکا فضل احمد مرزا پر ایمان نہیں لایا اور مرزا کی زندگی میں ہی فوت ہو گیا تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کا جنازہ بھی نہیں پڑھا تو اس کا آپ خود فیصلہ کریں کہ اس فتویٰ مذکورہ جو عوام کو گالیوں کے تحت درج ہے۔ مرزا کا یہ لڑکا کیا بنا اور مرزا کی بیوی کیا بنی۔

اگر آپ نہیں سمجھے تو ہم بتا دیتے ہیں۔ اس نے مرزا کی کتابوں کی تصدیق نہیں کی اور محبت کی نگاہ سے نہیں دیکھا تو مرزا کے فتویٰ کے مطابق وہ ذریۃ البغایا (یعنی کنجریوں یا بدکار عورتوں کی اولاد) اور خنازیر الفلاۃ (یعنی جنگلوں کے سور) ٹھہرا (العیاذ باللہ) اور اس کی والدہ یعنی مرزا کی بیوی کتیوں سے بدتر اور بدکار اور کنجری ٹھہری۔ تو یہ مسلم بات ہے کہ انبیاء کی عورتیں زانی نہیں ہوتیں اور کافرہ ہو سکتی ہیں۔ جیسا کہ نوح اور لوط علیہما الصلوٰۃ والسلام کی بیویوں کے متعلق مفسرین نے ارشاد فرمایا ہے: "فخانتا ھما فی الدین ای لافی الزنا لما روی عن ابن عباسؓ انہ ما زنت امرأۃ نبی قط" (پ۲۸، رکوع ۱۰، تفسیر الصاوی الجلالین) ﴿پس ان دونوں نے خیانت کی (یعنی نوح اور لوط علیہما الصلوٰۃ والسلام کی بیوی نے دین میں، زنا میں نہیں (یعنی دونوں نے کفر کیا ہے زنا نہیں کیا) اس لئے کہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی نبی کی بیوی نے بھی زنا نہیں کیا۔﴾

ناظرین! غور کریں کسی بھی نبی کی بیوی نے زنا نہیں کیا اور مرزا غلام احمد کی بیوی مرزا غلام احمد کے اپنے فتویٰ کے مطابق کنجری اور بدکار عورت ہوئی۔ معلوم ہوا کہ یہ نبوت کے دعویٰ میں جھوٹا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائی عذر

"ذریۃ البغایا کا معنی کنجریوں کی اولاد نہیں بلکہ سرکش لوگ مراد ہیں۔"

ابوالمنصور:

جواب نمبر۱..... یہ بالکل ہی غلط ہے مرزا غلام احمد نے خود مندرجہ ذیل کتب میں اس لفظ کا معنی کنجریوں کا بیٹا۔ (انجام آتھم ص۲۸۶، خزائن ج۱۱ ص۲۸۶) خراب عورتوں اور دجال کی نسل۔ (نور الحق ص۱۲۳ حصہ اوّل، خزائن ج۸ ص۱۶۳) بازاری عورتیں۔ (خطبہ الہامیہ ص۱۷۰، خزائن ج۱۶ ص۳۹) پر کیا ہے۔

نیز قرآن پاک میں ہے: یہودیوں نے مریم کو عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے بعد کہا تھا "وما کانت امك بغیاً" ﴿تیری ماں زنا کار اور بدکار نہ تھی۔﴾

جواب نمبر۲..... اگر یہ گالی نہیں تو ہم کہتے ہیں کہ جو مرزا غلام احمد پر ایمان لایا یا لائے گا وہ ذریۃ البغایا ہے۔ بتایئے کیا خیال ہے۔ کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی اور ہونی بھی نہیں چاہئے بلکہ وہ ہم کو دعائیں دیں اس لئے کہ مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:

گالیاں سن کر دعا دو پاکے دکھ آرام دو
کبر کی عادت جو دیکھو تم دکھاؤ انکسار!
تم نہ گھبراؤ مگر وہ گالیاں دیں ہر گھڑی
چھوڑ دو ان کو چھپائیں وہ ایسے اشتہار

(درثمین ص۸۴، خزائن ج۱ ص۱۴۳)

نوٹ: فقیر نے جو ماقبل مرزا غلام احمد کی گالیاں تین سرخیوں کے تحت (۱..... پیروں کو گالیاں۔ ۲..... علماء کو گالیاں۔ ۳..... عوام کو گالیاں) نقل کی ہیں اس میں آپ نے خوب پڑھ لیا ہوگا۔ کتنی بدزبانی اور بے لگامی سے کام لیا گیا ہے اور کیسی بے ہودہ بکواس کی ہے۔ مثلاً مولویت کے شتر مرغ، شیاطین الانس، کوڑ مغز، بدبخت، مفتریو، وحشی فرقہ، کیوں شرم سے کام نہیں لیتا۔ بے ایمانو، نیم عیسائیو، دجال کے ہمراہیو، اے بدذات فرقہ مولویو، بعض خبیث طبع مولوی، یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ خنزیر سے زیادہ پلید، اے مردار خور مولوی اور گندی روحو، اے اندھیرے کے کیڑو، شیطان ملعون سلعون کا نطفہ، بدگو، منحوس، نسل بدکاران، ہتگلوں کے سور، کتیوں کی اولاد، ذریۃ البغایا وغیرہ لکھا ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اب ذرا مرزا قادیانی کے وہ اقوال سامنے رکھیں جن کو ہم نے (مرزا غلام احمد کی گالیوں کے بارے میں فتویٰ) کے عنوان کے تحت درج کیا ہے۔

یعنی (گالی دینا اور بدزبانی طریق شرافت نہیں۔ بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے۔ جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء وہی ہے۔ گالیاں دینا کمینوں اور سفلوں کا کام ہے) بتاؤ اب مرزا غلام احمد اپنے اقوال کے مطابق کیا بنا اور کیسا ہوا؟ اوروں کو نصیحت اور خود میاں فضیحت۔

مرزائی عذر

"مرزا قادیانی نے جوابی طور پر گالیاں دی ہیں اور یہ سخت کلامی ہے۔ گالیاں نہیں ہیں۔"

ابوالمنصور: یہ عذر بالکل غلط ہے کیونکہ مرزا نے خود لکھا ہے۔ (میں نے جوابی طور پر بھی کسی کو گالی نہیں دی۔ (مواہب الرحمٰن ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۲۳۶) اور ناظرین پر واضح ہے کہ جو ہم نے اس سے پہلے (نوٹ) میں نقل کیا ہے۔ اگر وہ گالیاں نہیں ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ ان سب الفاظ کے سزاوار و لائق مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے امتی ہیں۔ کیسا کوئی تکلیف تو نہیں ہوگی؟

مرزا غلام احمد قادیانی کا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنا تصویر کا پہلا رخ

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کرنے والے کے متعلق مرزا قادیانی کا فتویٰ:

۱..... "اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔" (خاتمہ چشمہ معرفت ص ۱۱، خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰)

۲..... "وہ بڑا ہی خبیث اور ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ و مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔" (ملفوظات ج ۱۰ ص ۳۰۹)

۳..... "نبی کی عصمت ایک اجماعی عقیدہ ہے۔ نبی کے لئے معصوم ہونا ضروری ہے۔"

(سیرت المہدی حصہ سوم ص ۱۱۵ روایت نمبر ۲۶۴)

نوٹ: ان تین حوالوں کے باوجود مرزا قادیانی نے جو دریدہ دہنی سے کام لیا ہے اور انبیاء کی توہین کی ہے۔ اس کو کوئی حلیم سے حلیم شخص بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ بشرطیکہ ایماندار ہو۔ خصوصاً حضرت عیسیٰ روح اللہ اور کلمۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ طیبہ طاہرہ صدیقہ حضرت مریم کی شان اقدس میں تو وہ کلمات بیہودہ استعمال کئے ہیں جن کے ذکر سے مسلمانوں کے دل دہل جاتے ہیں۔ مگر ضرورت زمانہ مجبور کر رہی ہے کہ لوگوں کے سامنے ان میں سے کچھ بطور نمونہ ذکر کئے جائیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ویسے تو خود مدعی نبوت بننا کافر ہونے اور ابدالاباد جہنم میں رہنے کے لئے کافی تھا کہ قرآن کا انکار اور حضور خاتم النبیین ﷺ کو خاتم النبیین نہ ماننا ہے۔ مگر اس نے اتنی ہی بات پر اکتفاء نہ کیا بلکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب وتوہین کا وبال بھی اپنے سر لیا اور یہ صدہا کفر کا مجموعہ ہے کہ ہر نبی کی تکذیب مستلزم کفر ہے۔ جیسا کہ مرزا کا قول ہے:

(اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کرنا کفر ہے۔) اور اگرچہ باقی انبیاء ودیگر ضروریات کا قائل بنتا ہو بلکہ علماء نے تصریح کی ہے کہ کسی نبی کی تکذیب سے سب کی تکذیب ہے۔

جیسا کہ آیت مبارکہ شاہد ہے: "کذبت قوم نوح نِ المرسلین" یہاں نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نے صرف نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جھٹلایا تھا مگر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوم نے مرسلین (رسل) کو جھٹلایا مرزا نے تو صدہا انبیاء کی تکذیب کی ہے اور اپنے کو نبی بہتر بنایا۔

ایسے شخص اور اس کے متبعین کے کافر ہونے میں مسلمانوں کو ہرگز شک نہیں ہوسکتا۔ بلکہ ایسے کی تحقیر میں اس کے اقوال پر مطلع ہوکر جو شک کرے خود کافر ہوجاتا ہے۔ اب اس کے اقوال ہم (قابل یاد وغور) عنوان کے بعد نقل کرتے ہیں۔

قابل یاد وغور

مرزا قادیانی کی عبارت میں جہاں کہیں مسیح، یسوع، عیسیٰ لفظ آئے گا ان تینوں سے مراد عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی ہوں گے اور یہ تینوں آپ کے نام ہیں۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد نے تحریر کیا ہے:

۱..... "بائبل اور ہماری حدیث اور اخبار کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا متصور کیا جاتا ہے۔ وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔" (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۱)

۲..... "تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ کی مانند ایک نبی قائم کیا جائے گا۔ وہ نبی یسوع یعنی عیسیٰ ابن مریم ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص۱۲۰، خزائن ج۱۷ ص۲۹۹)

تصویر کا دوسرا رخ..... توہین عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام

۱..... "مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہوگیا تھا جب استاد کے سامنے اس کے حسن وجمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو طاق کردیا۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم نوجوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا۔" (الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲..... "لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ کے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔" (دافع البلاء ص ۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

۳..... "حضرت عیسیٰ نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا، بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں اور برے برے نام رکھے۔" (چشمہ مسیحی ص ۹، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

۴..... "آپ یسوع کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہ تھا۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چال چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔" استغفر الله هذا بهتان عظيم!

(انجام آتھم ص ۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

نوٹ: ناظرین آپ نے خوب پڑھ لیا ہوگا کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں کلمۃ اللہ و روح اللہ اور ایدناہ بروح القدس (ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو روح القدس یعنی جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ طاقت دی۔) جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ہر وقت جبرائیل علیہ السلام کو مدد کے لئے رکھا۔ ان کی شان میں کیسی گستاخیاں ہیں؟

مثلاً لڑکی پر عاشق ہونا، نوجوان عورتوں سے ملنا، عاشق استاد ہونا، (حالانکہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کا کوئی استاد ہی نہیں ہوتا) اور بازاری عورتوں سے عطر ملوانا۔ شراب پینا۔ فاحشہ کو ولد الحرام کہنا، سخت سخت گالیاں دینا اور برے برے نام رکھنا، مکر و فریب کا ہونا، تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی زنا کار تھیں۔ (حالانکہ قرآن پاک سے ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے ہیں) جب باپ نہیں تو دادیاں کیسے ہو سکتی ہیں؟ اس لئے اللہ تعالیٰ قرآن

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

پاک میں عیسیٰ ابن مریم فرمایا ہے۔ حالانکہ اولاد باپ کی طرف منسوب ہوتی ہے۔ جیسے یہ آیت شاہد ہے: "علی المولود له رزقهن وکسوتهن" مگر عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی باپ نہ تھا۔ اس لئے والدہ طیبہ طاہرہ کی طرف منسوب کر دیا۔

جیسا کہ آپ کی پیدائش کی مثال حضرت آدم علیہ السلام جیسی قرآن پاک نے بیان فرمائی ہے۔ "ان مثل عیسیٰ عند الله کمثل ادم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون (پ۳ رکوع ۱۴)" ﴿بے شک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال حضرت آدم علیہ السلام جیسی ہے۔ آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا پھر کہا اس کو ہو جا تو وہ ہو گیا۔﴾

یعنی جیسے آدم علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے جیسا کہ اس آیت مبارکہ سے بھی پتہ چلتا ہے اور یہ آیت قابل حفظ ہے: "اذ قالت الملائکة یمریم ان الله یبشرك بکلمة منه اسمه المسیح عیسیٰ ابن مریم وجیها فی الدنیا والاٰخرة ومن المقربین ویکلم الناس فی المهد وکهلاً ومن الصلحین، قالت رب انّٰی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر، قال کذالك الله یخلق ما یشاء واذا قضیٰ امرا فانما یقول له کن فیکون (پ۳ رکوع ۱۴)" ﴿اور یاد کرو جب فرشتوں نے کہا کہ اے مریم اللہ تعالیٰ تجھے بشارت دیتا ہے اپنے پاس سے ایک کلمہ کی جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے اور عزت والا ہوگا دنیا و آخرت میں قرب والا اور لوگوں سے کلام کرے گا گہوارے میں اور پکی عمر میں صالحین میں سے ہوگا۔ بولی اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہوگا؟ مجھ کو کسی شخص نے ہاتھ تک نہیں لگایا۔ فرمایا اللہ تعالیٰ یونہی پیدا کرتا ہے۔ جو چاہے۔ جب کسی کام کا حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا۔ وہ فوراً ہو جاتا ہے۔﴾

دیکھئے اس آیت کے ترجمہ کو اگر آپ خوب سمجھ لیں تو مرزا قادیانی کی آنے والی اور گزشتہ تمام عبارتیں جو عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں گستاخانہ لکھی گئی ہیں۔ سب آپ پر واضح ہو جائیں گی۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں وجیہا یعنی باعزت اور مرتبہ والے اور قرب والے اور نیکوکار کے لفظ استعمال کئے ہیں اور بتایا ہے کہ آپ بچپن میں گفتگو کریں گے۔

پکی عمر میں بھی (یعنی آسمانوں سے آکر گفتگو کرنا کیونکر آپ اس عمر سے پہلے ہی آسمان پر اٹھائے گئے تھے) اور آپ مرزا کے اقوال بھی آپ کی شان میں پڑھ چکے ہیں اور پڑھ بھی لیں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گے۔ نیز اس آیت میں پیدائش کا واقعہ بھی بیان کیا ہے۔ فرشتہ آ کر خوشخبری دیتے ہیں کہ آپ کے بچہ پیدا ہوگا اور ایسا ہوگا تو حضرت مریم علیہا السلام فرماتی ہیں کہ مجھے تو کسی شخص نے چھوا تک نہیں تو بغیر باپ کے بچہ کیسے پیدا ہوگا؟ تو فرشتے کہتے ہیں آپ کے یوں ہی یعنی بغیر باپ کے بچہ پیدا ہوگا اور اللہ تعالیٰ جس شے کو چاہتا ہے تو کہتا ہے ہو جا۔ تو وہ فوراً ہو جاتی ہے۔ نیز مرزا غلام احمد قادیانی نے دادیاں تک بھی صبر نہیں کیا بلکہ عیسیٰ علیہ السلام کے بہن بھائی بھی ثابت کئے ہیں۔ ملاحظہ ہو: ''یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) کے حقیقی بھائی بہنیں تھیں۔ یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھے۔'' (کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۵..... ''یسوع اپنے تئیں اس لئے نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے یہ شخص شرابی کبابی اور خراب چال چلن۔'' (حاشیہ ست بچن ص ۱۶۹، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

۶..... ''مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو، شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا تھا۔'' (مکتوبات احمدیہ نمبر ۳ ص ۲۳، ۲۴، خزائن ج ۹ ص ۳۸۷)

۷..... ''عیسائی تو ان کی خدائی کو رو رہے ہیں مگر یہاں ان کی نبوت بھی ثابت نہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

''کبھی آپ کو شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔'' (اعجاز احمدی ص ۲۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

نوٹ: یہاں مرزا غلام احمد نے عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا صریحاً انکار کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ کو کبھی شیطانی الہام بھی ہوتے تھے۔ مسلمانو تمہیں معلوم ہے شیطانی الہام کس پر ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ''تنزل علی کل افاك اثیم'' ﴿بڑے بہتان والے جھوٹے سخت گنہگار پر شیطان اترتے ہیں۔﴾ اور ایک نبی جلیل الشان عظیم البرہان کے بارے میں ایسے کلمات کہنے والا کیسا شخص ہوگا؟

۹..... ''افسوس ہے کہ جس قدر عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتیں۔'' (اعجاز احمدی ص ۲۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵)

۱۰..... ''یسوع کی تمام پیشین گوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا سر و خدا ہے اور مسلمانوں کا زندہ رسول اس درماندہ انسان کی پیشین گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے..... اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا نام پیشین گوئی رکھا۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۳، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۱۱..... ''آپ کی (یعنی عیسیٰ علیہ السلام) عقل بہت موٹی تھی آپ جاہل عورتوں کی طرح مرگی کو بیماری نہ سمجھتے تھے۔ جن کا آسیب خیال کرتے تھے ہاں آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی عادت تھی..... یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۶،۵ کا حاشیہ، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

۱۲..... ''یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔''

(حاشیہ ست بچن ص۱۶۹، خزائن ج۱۰ ص۲۹۵)

۱۳..... ''یہود تو حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اور ان کی پیشین گوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب میں حیران ہیں۔ بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے۔ کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا اور کوئی دلیل ان کی نبوت پر قائم نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ابطال نبوت پر کئی دلائل قائم ہیں۔'' (اعجاز احمدی ص۱۳، خزائن ج۱۹ ص۱۲۰)

نوٹ: اس کلام میں یہودیوں کے اعتراض صحیح ہونا بتایا ہے اور قرآن مجید پر بھی ساتھ لگے یہ اعتراض جما دیا کہ قرآن ایسی بات کی تعلیم دے رہا ہے۔ جس کے بطلان پر دلائل قائم ہیں۔ (العیاذ باللہ من ذالک)

۱۴..... ''ان کی (عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام) اکثر پیشین گوئیاں غلطی سے پر ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص۲۲، خزائن ج۱۹ ص۱۳۳)

۱۵..... ''افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی پیشین گوئیوں پر یہود کے سخت اعتراض ہیں جو ہم کسی طرح ان کو دفع نہیں کر سکتے۔'' (اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ ص۱۲۱)

۱۶..... ''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔'' (اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ ص۱۲۱)

۱۷..... ''ہم مسیح کو بے شک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔ اللہ تعالیٰ اعلم مگر وہ حقیقی نجی نہ تھا..... نجی وہ ہے جو حجاز میں پیدا ہوا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر خاکسار غلام احمد قادیان..... (برحاشیہ ص۲۱۹) یہ ہمارا بیان ٹیک ٹلنی کے طور پر ہے ورنہ ممکن ہے کہ عیسیٰ کے وقت میں بھی بعض راست باز اپنی راست بازی میں عیسیٰ سے بھی اعلیٰ ہو۔'' (دافع البلاء و مثل مسیح ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۱۹، ۲۲۰)

۱۸..... ''اس مسیح کے مقابلے جس کا نام خدا رکھا گیا ہے۔ (عیسائیوں کے نزدیک) خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔" (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۱۹..... "اے عیسائی مشنریو اب رہنا مسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔" (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۲۰..... "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تاکہ یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو اس احمد کے ادنیٰ غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے۔"

(دافع البلاء ص ۱۳، ۱۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۲۱..... "مثیل موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم، ابن مریم سے بڑھ کر۔"

(کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴)

۲۲..... "خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔"

(کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷)

۲۳..... "اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس کا ثانی پیدا کروں گا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے۔ یعنی احمد کا غلام

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں اور اگر تجربہ کی رو سے خدا کی تائید مسیح ابن مریم سے بڑھ کر میرے ساتھ نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں۔" (دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰)

۲۴..... "مریم کا بیٹا کشیلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔"

(انجام آتھم ۴۱، خزائن ج ۱۱ ص ۴۱)

۲۵..... "مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کر سکتا ہوں وہ ہرگز نہ کر سکتا اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہو رہے ہیں وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔" (کشتی نوح ص ۵۶، خزائن ج ۱۹ ص ۶۰)

نوٹ: حضرات! آپ نے مرزا غلام احمد کی ایک سے آٹھ تک عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں بکواس اور گالیاں پڑھ لی ہوں گی اور اس کے بعد ۹ سے لے کر ۱۶ تک دیکھا ہوگا کہ عیسیٰ علیہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

السلام کی شان میں کیسے تنقیص کی ہے اور بکواس کی ہے اور ۱۵ سے لے کر ۲۵ تک وہ اقوال بھی ملاحظہ کیجئے ہوں گے کہ جن میں اپنے آپ کو عیسیٰ علیہ السلام سے اچھا اور بہتر گردانا ہے اور پھر کمال یہ ہے کہ ہوز ۱۱ اپنی بازاری رنگین گالیوں اور توہین آمیز کلمات کو خدا کی طرف سے وحی اور الہام بتا رہا ہے۔ کیونکہ اس کا دعویٰ ہے کہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ منجانب اللہ ہوتا ہے اور میری ہر بات وحی الٰہی ہوتی ہے۔ ملاحظہ ہو:

۱..... ''میں خدا کے حکم سے بولتا ہوں۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۳۷، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۷)

۲..... ''جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے۔'' (ازالہ ص ۱۹۸، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

۳..... ''اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے معلوم ہے..... کہ روح القدس ہمیشہ اور ہر وقت ان کے ساتھ ہوتا ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۹۳، ۹۴، خزائن ج ۵ ص ۹۳، ۹۴)

نیز ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ مرزا کی فحش کلامی اور رنگین گالیاں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا بدبخت نے بکی ہیں۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ تمام خدا کی طرف سے ہیں۔ ھذا افتراء عظیم!

مرزائی عذر

''یہ سخت کلامی ہمسائیوں سے انتزامی اور جوابی طور پر کی گئی ہے۔''

ابوالمنصور: یہ بالکل اور سراسر غلط ہے۔ پہلے عبارات دوبارہ پڑھ لیں تمہیں پتہ چل جائے اور نیز مرزا نے لکھا ہے:

۱..... ''میں نے جوابی طور پر کسی کو گالی نہیں دی۔'' (مواہب الرحمٰن ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۲۳۶)

نیز مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی تعلیم تو یہ ہے کہ:

۲..... ''بدی کا جواب بدی کے ساتھ مت دو نہ قول سے نہ فعل سے۔''

(نسیم دعوت ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۵)

۳..... ''کسی کو گالی مت دو گو وہ گالیاں دیتا ہو۔'' (کشتی نوح ص ۱۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱)

شاید یہ قول کہ کسی کو گالی مت دو گو وہ گالیاں دیتا ہو اس لئے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو گالیاں دیتے دیتے تھک گیا ہو اور تھک ہار ہانپ کر یہ کہہ دیا ہو ورنہ مرزا غلام احمد نے شاید ہی کوئی نبی یا ولی یا صحابی چھوڑا ہو جس کو برا بھلا نہ کہا ہو اور اس کی گالیاں چند ایک ہم پہلے بھی نقل کر آئے ہیں۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آدم علیہ السلام کی توہین

"میں توام پیدا ہونے کی وجہ سے حضرت آدم علیہ السلام کے مشابہ ہوں..... آدم کی نسبت کہا گیا تھا کہ وہ جوڑا یعنی توام پیدا ہوگا۔ پہلے لڑکی نکلے گی۔ بعد اس کے وہ آدم پیدا ہوگا۔ ایک ہی وقت میں اسی طرح میری پیدائش ہوئی کہ جمعہ کی صبح کو میں توام پیدا ہوا اول لڑکی اور بعدہ میں پیدا ہوا۔" (تذکرۃ الشہادتین ص ۳۳، خزائن ج ۲۰ ص ۳۵)

یہ سراسر جھوٹ ہے کہ آدم علیہ السلام کے متعلق کہا گیا ہو کہ وہ توام پیدا ہوں گے بلکہ آدم علیہ السلام تو مٹی سے بنائے گئے ہیں۔ جیسے کہ قرآن پاک میں ہے۔ "خلقتنی من نار و خلقته من طین" ﴿شیطان کہتا ہے مجھے تو اے پروردگار آگ سے پیدا کیا اور آدمؑ کو مٹی سے پیدا کیا تو میں اس سے بہتر ہوں۔﴾

نوٹ: نیز مرزا کے اس قول سے ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک جس طرح مرزا قادیانی ماں باپ کے ذریعے پیدا ہوا ہے اسی طرح آدم علیہ السلام بھی ماں باپ کے ذریعے پیدا ہوئے۔ حالانکہ قرآن پاک اور احادیث مبارکہ شاہد ہیں کہ آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹی سے پیدا کیا ہے۔ مرزائی بتائیں کہ اگر مرزا کے قول کو تسلیم کیا جائے تو آدم علیہ السلام کے والدین کون تھے؟

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی توہین

۱..... "مثیل موسیٰ، موسیٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم، ابن مریم سے بڑھ کر۔"

(کشتی ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴)

۲..... "خدا نے مجھے خبر دی کہ مسیح محمدی مسیح موسوی سے افضل ہے۔"

(کشتی ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷)

حضرت نوح علیہ السلام کی توہین

"اور خدا تعالیٰ نے میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین

"بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشین گوئیوں کو ان (مرزا غلام احمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قادیانی) کے معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت نہیں۔" (نزول المسیح ص۸۲، خزائن ج۱۸ ص۴۶۰)

نوٹ: ناظرین کرام نے ان حوالہ جات سے خوب دیکھ لیا ہوگا کہ اس اخبث الناس مکار ملعون نے تقریباً ہر نبی سے بڑھ کر ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اپنی پیشین گوئیوں کی خوب تعریف کی ہے۔ ناظرین سے گزارش ہے کہ ماقبل (مرزا غلام احمد قادیانی کے صدق و کذب کا معیار) بھی اگر نہیں پڑھا تو پڑھ کر دیکھ لیں تاکہ آپ پر مرزا کے معجزات اور پیشین گوئیاں بھی عیاں ہو جائیں۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی توہین

۱..... "بعض نادان صحابی جن کو درائت سے کچھ حصہ نہ تھا۔"

(براہین احمدیہ ج۵ ص۱۲۰، خزائن ج۲۱ ص۱۲۵)

۲..... "ابو ہریرہ بھی تھا درائت اچھی نہیں رکھتا تھا۔" (اعجاز احمدی ص۱۸، خزائن ج۱۹ ص۱۲۷)

نوٹ: مرزا غلام احمد کے اقوال بھی دیکھئے اور حضور سرور کائنات رحمۃ اللعالمین ﷺ کی احادیث مبارکہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔ آپ اپنے صحابہؓ کی کیسے تعریف فرماتے ہیں۔ فرمایا:

"اصحابی کالنجوم بایھم اقتدیتم اھتدیتم (مشکوٰۃ)" ﴿میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں جس کی چاہے پیروی کرلو ہدایت پا جاؤ گے۔﴾

اور مرزا لعین کہتا ہے کہ بعض نادان صحابہ جن کو درائت سے کچھ حاصل نہ تھا۔ نعوذ باللہ من ذالک! ذرا انصاف سے بتانا نادان کی پیروی کرنے سے انسان ہدایت پا جائے گا؟ اور کیا سرور دو عالم نادان کی پیروی کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں؟

"لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذھبا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ متفق علیہ" ﴿میرے صحابی کو گالیاں نہ دو اگر تم میں سے کوئی احد پہاڑ جتنا سونا اللہ کے راستہ میں خرچ کر ڈالے تو ان کی ایک مٹھی بھر صدقہ کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ مٹھی کے نصف کے نصف کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔﴾

مشکوٰۃ شریف: "خیر امتی قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم" ﴿میری بہتر امت وہ ہے جو میرے زمانہ میں ہے پھر جو ان کے ساتھ ملے ہوں پھر جو ان کے ساتھیوں کے ساتھ ملے ہوں۔﴾

بخاری شریف: "عن جابر عن النبی ﷺ قال لم تمس النار مسلما رانی او من رانی" ﴿حضرت جابرؓ راوی ہیں فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہیں چھوئے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

گی آگ جس مسلمان نے مجھے دیکھ لیا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھ لیا۔﴾

ترمذی شریف: "اذا رایتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنة الله علیٰ شرکم" ﴿جب تم ان لوگوں کو دیکھو جو صحابہ کرامؓ کو گالیاں دیتے ہیں تم کہو لعنت ہے تمہاری بدکلامی پر۔﴾

اور حضرت ابو ہریرہؓ کی شان میں اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ص ۵۴۵ پر لکھا ہے.....

"اسلام آوردہ در سال خیبر کہ سال ہفتم از ہجرت وحاضر شداں۔ رابآنحضرت بعد از ملازمت کردو مواظبت نمود بر طلب علم قانع شد بسیری شکم وبودازاحفظ صحابہ وبود حافظ متین مثبت نکی متقن صاحب صیام وقیام وذکروتسبیح وتہلیل" ﴿حضرت ابو ہریرہؓ فتح خیبر کے سال اسلام لائے جو ہجرت سے ساتواں سال ہے اور حضور ﷺ کی خدمت میں ہمیشہ رہے اور ہمیشہ آپ سے طلب علم میں مشغول رہے۔ آپ قانع اور صحابہ کرامؓ میں سے زیادہ حافظہ رکھتے تھے۔ آپ حافظ متین مثبت ذکی متقن صاحب صیام وقیام وذکر تسبیح وتہلیل تھے۔﴾

نیز حضرت ابو ہریرہؓ کو مرزا بے ایمان لعین نے بھی لکھا ہے اور آپ شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی کا قول اشعۃ اللمعات میں پڑھ چکے ہیں کہ اس میں احفظ صحابہ پختہ حافظے والے اور ذکی متقن لکھ چکے ہیں۔ اب بتائیں کہ علماء حق درست لکھ گئے ہیں یا یہ جو چودھویں صدی کا خرد ماغ مرزا؟ پھر اس پر ہی صبر نہیں کیا بلکہ حضرت امام حسینؓ کی بھی توہین کی ہے۔

حضرت امام حسینؓ کی توہین

۱..... "اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا نجی ہے کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک حسین سے بڑھ کر ہے۔" (دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۲..... "کربلا ایست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم یعنی کربلا ہر وقت میری سیر گاہ ہے اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔" (نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

نوٹ: ان عبارتوں میں حضرت امام حسینؓ سے بڑائی کا دعویٰ کیا ہے اور کہا ہے کہ کربلا معلیٰ میری ہر آن سیر گاہ ہے اور میری بغل میں سو حسین ہیں۔ معاذ اللہ!

اب ذرا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات بھی سنیں۔ تاکہ امام حسینؓ کی شان آپ پر واضح ہو جائے: "قال لعلیؓ وفاطمةؓ والحسنؓ والحسینؓ انا حرب من حاربکم وسلم من سالمهم" ﴿حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ و حسینؓ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کے بارے میں فرمایا جو ان سے لڑنے والا ہو میں اس سے لڑوں گا اور جو ان سے صلح کرے میں اس سے صلح کروں گا۔ (ترمذی)

"عن سلمة قالت دخلت علیٰ ام سلمة وهی تبکی فقلت ما یبکیك قالت رئیت رسول اللهﷺ تعني في المنام وعلیٰ راسه وحیته التراب فقلت ما لك یا رسول الله قال شهدت قتل حسین آنفا" (حضرت سلمیٰؓ سے روایت ہے کہا میں داخل ہوئی ام سلمہؓ پر درآنحالیکہ وہ رو رہی تھیں تو میں نے عرض کیا کیوں روتی ہو۔ فرمایا میں نے رسول اللہﷺ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے سر اور داڑھی مبارک پر غبار ہے تو میں نے عرض کیا کہ یہ کیا ہوا تو آپﷺ نے فرمایا میں ابھی امام حسینؓ کی قتل گاہ کربلا سے آیا ہوں۔ (ترمذی)

"عن یعلیٰؓ بن مرة قال قال رسول اللهﷺ حسین منی وانا من حسین احب الله من احب حسیناً حسین سبط من الاسباط" (یعلیٰ بن مرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہﷺ نے حسین مجھ سے ہے اور میں حسین سے ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس سے محبت رکھتا ہے جو حسین سے محبت رکھے حسین میری اولاد میں سے ہے۔ (ترمذی)

"بان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة وان الحسن والحسین سید الشباب اهل الجنة" (بے شک فاطمۃ الزہرا جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن حسین دونوں تو جوان جنتیوں کے سردار ہیں۔ (ترمذی)

"الا ان مثل اهل بیتی فیکم مثل سفینة نوح من رکبها نجا ومن تخلف عنها هلك (مشکوٰۃ شریف)" (خبردار میرے اہل بیت تم میں نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند ہے جو اس میں سوار ہو گیا نجات پا گیا اور جو پیچھے رہ گیا وہ ہلاک ہو گیا۔)

نوٹ: آپ کی شان میں احادیث کثیرہ وارد ہیں نمونہ کے طور پر چند ایک احادیث لکھ دی ہیں۔ تشریح کرنے میں کلام کے لمبی ہونے کا خطرہ تھا اس لئے صرف ترجمہ پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ مگر ان احادیث مبارکہ میں خوب تفکر سے کام لیں۔

آنحضرتﷺ کی توہین

"آنحضرتﷺ کے معجزات صرف تین ہزار ہوئے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۳۰، خزائن ج ۱۷، ص ۱۵۳)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی نے حضور پرنور شافع یوم النشور کے معجزات تو صرف تین ہزار بتائے ہیں اور اپنے معجزات (تتمہ حقیقت الوحی ص۱۸، خزائن ج۲۲ ص۴۷۰) میں تین لاکھ بتائے ہیں۔ بتایئے یہ کتنی بڑی گستاخی اور بکواس ہے۔ بلکہ براہین احمدیہ ص۵۶، خزائن ج۱ ص۷۲ میں لکھا ہے کہ میرے نشان (یعنی معجزے) دس لاکھ سے بھی زائد ہیں۔ (اعجاز احمدی ص۱، خزائن ج۱۹ ص۱۰۷) پر اس سے بھی زیادہ بتائے ہیں۔ شاید کوئی اعتراض کرے کہ معجزہ اور نشان دو ہیں نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کے نزدیک معجزہ اور نشان ایک ہی بات ہیں دیکھو (نصرۃ الحق ص۴۷، خزائن ج۲۱ ص۶۰) معجزہ اور نشان ایک ہوتا ہے۔

۲..... آنحضرت ﷺ کی نبوت کی تصدیق کے لئے شق القمر ہوا۔ لیکن مرزا اپنے دعویٰ کی تصدیق کے لئے سورج اور چاند دونوں پیش کرتا ہے۔ بلکہ ایک جگہ جو حضور ﷺ کے لئے شق قمر ہوا تھا اس کا بالکل انکار کر دیا ہے جیسا کہ انشاء اللہ عنقریب آئے گا۔ "لہ خسف القمر المنیر وان لی غسا القمران المشرقان أتنکر" (یعنی آپ کے لئے چاند کو گرہن لگا اور میرے لئے سورج اور چاند دونوں بے نور ہو گئے تو کیا انکار کرتا ہے) (اعجاز احمدی ص۱، خزائن ج۱۹ ص۱۸۳)

نوٹ: ان مذکورہ حوالوں سے ظاہر ہے کہ مرزا امتی نبی بننے کی بجائے حضور ﷺ سے بھی شرف و بزرگی میں کئی گنا زیادہ اپنے آپ کو سمجھتا ہے۔ نعوذ باللہ! ایسے گستاخ شقی القلب پر ابدالاباد تک اللہ تعالیٰ کی کروڑہا لعنتیں برسیں۔

۳..... "اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں۔ کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔" (اربعین احمدیہ ج۳ ص۱۴، خزائن ج۱۷ ص۴۲۵)

نوٹ: اس تحریر سے معلوم ہوا مرزا غلام احمد نے حضور ﷺ کی ختم نبوت اور شریعت سے انکار کر کے اپنی نبوت اور دین کو مستقل سمجھ لیا ہے اور اب شریعت محمدیہ کی ضرورت نہیں ناظرین خوب سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ کتنی بڑی گستاخی ہے۔

۴..... "یہ عجیب بات ہے کہ نادان مولوی جن کے ہاتھ میں صرف پوست ہی پوست ہے۔ حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کا انتظار کر رہے ہیں مگر قرآن شریف ہمارے نبی ﷺ کے دوبارہ آنے کی بشارت دیتا ہے۔ کیونکہ افاضہ بغیر بعث کے غیر ممکن ہے۔"

(تتمہ گولڑویہ ص۹۴، خزائن ج۱۷ ص۴۳۹ حاشیہ)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نوٹ: حضرت مسیح علیہ السلام (عیسیٰ) کے نزول کا جو ساڑھے تیرہ سو سال سے زیادہ سالوں کا مسلمانوں میں عقیدہ چلا آرہا ہے اور اس بارے میں کثیر تعداد احادیث وارد ہیں اور مرزا غلام احمد کا پہلے یہی عقیدہ تھا جیسا کہ انشاء اللہ ہم شرک کی بحث میں آگے جا کر بیان کریں گے۔ اس عقیدہ سے فرار ہو کر ایک نیا عقیدہ گھڑ لیا ہے۔ وہ یہ کہ حضور ﷺ حیات ظاہری کے ساتھ دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

اس بات کا قرآن پاک پر بھی افترا باندھا ہے کہ یہ بشارت قرآن پاک دیتا ہے۔ حالانکہ قرآن پاک تفاسیر و احادیث اور بزرگان متقدمین اور متاخرین کے اقوال میں کہیں یہ نہیں ملتا اور نہ ملے گا مرزا غلام احمد پر یہ محاورہ کیسا اچھا چسپاں ہوتا ہے۔ خدا جب دین لیتا ہے تو عقل بھی چھین لیتا ہے۔

۵.....

روضہ آدم کا جو تھا نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بحملہ برگ و بار

(ازالہ اوہام ۸۴۳، براہین احمدیہ ۵ ص ۱۴۱، خزائن ج ۳ ص ۱۴۳)

آدم نیز احمد مختار در بزم جامہ ہمہ ابرار

(نزول المسیح ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(درثمین اردو ص ۴۷۱، براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۱ ص ۱۳۳)

نوٹ:

روضہ آدم کا جو تھا نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بحملہ برگ و بار

اس شعر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ختم نبوت کا انکار کیا ہے اور اپنے آپ کو ختم نبوت کا مدعی بنا رہا ہے جو شان رسالت میں کھلی گستاخی ہے اور آگے کبھی اپنے آپ کو احمد مختار بناتا ہے۔ کبھی کچھ کبھی کچھ آخر تھک کر کہہ دیا کہ میری نسلیں ہیں بے شمار۔ آپ جانتے ہیں کہ ہر ایک کی نسل تو ایک ہی ہوتی ہے۔ دو فلہ کوئی ہی ہوتا ہے۔ مگر مرزا دو فلہ سے بھی بڑھا ہوا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ زیادہ نسلوں والا حرامی ہوتا ہے۔ العاقل تکفیہ الاشارۃ!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قرآن کریم کی توہین

۱..... ”غرض یہ اعتقاد بالکل غلط ہے فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر سچ مچ کا جانور بنا دیا کرتا تھا بلکہ صرف مثل التراب (مسمریزم) تھا۔“

(حاشیہ ازالہ اوہام ص۲۲۲، خزائن ج۳ ص۲۶۲)

۲..... ”عیسائیوں نے آپ کے بہت سے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر بھی ہوا وہ آپ کا معجزہ نہیں تھا۔ بلکہ اس تالاب (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کا معجزہ تھا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص۶، ۷، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰، ۲۹۱)

نوٹ: ان دو مذکورہ حوالوں میں مرزا غلام احمد نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا معجزہ مٹی کے پرند بنانا مثل التراب اور مسمریزم لکھا ہے اور نیز لکھا کہ آپ سے کوئی معجزہ سرزد نہیں ہوا۔ اس بات میں صراحتاً قرآن پاک کی تکذیب کی ہے کیونکہ قرآن پاک فرماتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات دیئے ہیں۔ ملاحظہ ہو آیت:

”انی قد جئتکم بایة من ربکم انی اخلق من الطین کھیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیراً باذن الله وابری الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله وانبئکم بما تاکلون وما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالك لایة لك ان کنتم مؤمنین“ ﴿عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں تمہارے رب کے پاس سے ایک نشانی یعنی معجزہ لایا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی کے ایک پرند کی تصویر بناتا ہوں۔ پھر میں اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتا ہے۔ اللہ کے حکم سے اور میں مادر زاد اندھوں اور سفید داغ والوں کو درست کر دیتا ہوں اور میں اللہ کے حکم سے مردے کو زندہ کر دیتا ہوں اور میں تمہیں ان اشیاء کی خبر دیتا ہوں جو تم کھا کر آتے ہو اور جو تم اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو۔ بے شک ان باتوں معجزوں میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایماندار ہو۔﴾

نیز اس آیت مبارکہ میں عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت مبارکہ میں پانچ معجزے ذکر فرمائے۔ مٹی کے پرند بنا کر اڑانا، مادر زاد اندھوں کو، اور برص کی بیماری والوں کو درست کر دینا، اور مردے زندہ کرنا، اور غیب کی خبریں دینا، اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے اعلان فرما دیا کہ: ”ان فی ذالك لایة لکم ان کنتم المؤمنین“ ﴿یعنی اگر ایماندار ہو تو ان معجزوں میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر کوئی ایماندار نہ ہو تو نہ مانے﴾

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تو اس آیت سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات سے انکار کرنا ایمان سے ہاتھ دھونا ہے۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد نے ایمان سے ہاتھ دھوئے اور کفر کے جال میں پھنسا اور لوگوں کے لئے بھی کفر کا جال بچھایا جیسا کہ اس آیت (۴) سے بھی واضح ہے۔

"واذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا فتکون طیراً باذنی وتبری الاکمہ والابرص باذنی واذتخرج الموتیٰ باذنی واذا کففت بنی اسرائیل عنک اذا جئتھم بالبینت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین (ع ۵)" ﴿اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاد کر جب تو (عیسیٰ علیہ السلام) مٹی سے پرندے کی مانند تصویر میرے حکم سے بناتا اور اس میں پھونک مارتا تھا تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا تھا اور میرے حکم سے مادر زاد اندھوں اور سفید داغ والوں کو درست کر دیتا تھا اور جب تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتا تھا اور جب میں نے تجھ سے بنی اسرائیل کو روکا جب تو ان کے پاس روشن نشانیاں (یعنی معجزات) لے کر آیا تو ان میں سے کافر بولے کہ نہیں ہے یہ مگر کھلا جادو۔﴾

قابل یاد بات یہ ہے کہ اس آیت میں پہلے تو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات ذکر فرمائے پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اذا جئتھم" الآیہ۔ یعنی جب تو ان کے پاس واضح نشانیاں یعنی معجزات لے کر آیا تو کافروں نے معجزات کا انکار کر کے اس کو کھلا جادو کہا تو معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو جادو مسمریزم کہنا کافروں کا کام ہے۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا شیدہ ہے۔

حضرات! مضمون طویل ہوتا ہے۔ اس لئے آیت کے ترجمہ پر ہی اکتفاء کرتا ہوں۔ اگر عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات تفصیل سے دیکھنے ہوں تو آیات مبارکہ کی تفسیر دیکھیں۔ اس مختصر میں تفصیل کی گنجائش نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ کی توہین

مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی تسلیم ہے کہ تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وحی رسالت قیامت تک منقطع ہے جیسا کہ ازالہ اوہام ص ۷۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۲ پر لکھا ہے۔ ملاحظہ ہو عبارت مرزا غلام احمد: "تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ وحی رسالت تا بہ قیامت منقطع ہے۔" لیکن پھر بھی اپنے پر وحی ثابت کرنے کے لئے یہ گستاخانہ اعتراض کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو: "کوئی عقلمند اس بات کو قبول نہیں کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں خدا سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں پھر اس کے بعد سوال ہوگا کہ کیوں نہیں بولتا؟ کیا زبان پر کوئی مرض لاحق ہو گیا ہے؟" (براہین احمدیہ ص ۱۳۵، خزائن ج ۱ ص ۳۱۸)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزائی بتائیں!

۱..... کہ مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے ۱۳ صدی تک کیوں نہیں بولا؟

۲..... اگر بولتا رہا ہے تو کن کن سے اس عرصہ طویل میں بولا ہے؟

۳..... اور انہوں نے مرزا کی طرح دعویٰ نبوت کیوں نہیں کیا؟

۴..... اور مرزا غلام احمد نے دعویٰ نبوت کیوں کر دیا ہے؟

۵..... اور اب خدا تعالیٰ کس سے بولتا ہے؟

۶..... وہ دعویٰ نبوت کیوں نہیں کرتا؟

۷..... اور کیا خدا تعالیٰ ایسا ہے جس کو مرض بھی لاحق ہو جاتا ہے؟

مرزائیوں کا خدا کیسا ہے؟

۱..... ”انی مع الافواج اتیک بغتۃً انی مع الرسول اجیب واخطئی واصیب (حقیقت الوحی ص۱۰۳، خزائن ج۲۲ ص۱۰۲) میں فوجوں کے ساتھ ہوں تیرے پاس اچانک آؤں گا میں جواب دیتا ہوں اور میں غلطی بھی کر لیتا ہوں اور ٹھیک بھی کرتا ہوں۔“

۲..... ”ربنا عاج۔ ہمارا رب ہاتھی دانت کا ہے۔“

(براہین احمدیہ ص۵۵۶، خزائن ج۱ ص۶۶۳)

سبحان اللہ! جن کا خدا ہاتھی کا دانت ہو اور غلطی بھی کر لیتا ہو تو ان کی اپنی کیفیت کیا ہوگی؟ فتدبر

مرزا غلام احمد قادیانی کا خدائی دعویٰ

۱..... ”رایتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو (آئینہ کمالات اسلام ص۲۶۴، خزائن ج۵ ص۵۶۴) میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔“

۲..... ”اور میں نے ایک اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔“ (کتاب البریہ ص۸۵، خزائن ج۱۳ ص۱۰۲)

۳..... ”انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید و تفرید۔“ (حقیقت الوحی ص۸۶، خزائن ج۲۲ ص۸۹)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا غلام احمد قادیانی کا ابن اللہ ہونے کا دعویٰ

۱..... ”انت بمنزلة اولادی تو مجھ سے بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱، رافع البلاء ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۷)

۲..... ”انی معك اسمع یا ولدی میں تیرے ساتھ ہوں میرے بیٹے سن۔“

(البشریٰ ص ۴۹)

۳..... ”انت منی بمنزلة ولدی تو مجھ سے بمنزلہ فرزند کے ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۸۹)

۴..... ”انت من ماء نا وھم من فشل تو ہمارے پانی سے ہے اور لوگ عورت کے پانی سے ہیں۔“ (اربعین نمبر ۳ ص ۳۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۳)

۵..... ”انت من ماء نا وھم من فشل تو ہمارے پانی سے ہے اور لوگ فشل سے۔“

(انجام آتھم ص ۵۵، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۶..... ”یا قمر یا شمس انت منی وانا منك “اے چاند اور اے سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔ وحی الٰہی ایک دفعہ مجھے اللہ تعالیٰ نے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا اس سے یہ مطلب ہے کہ جس طرح چاند کا نور سورج سے فیض یاب اور مستفاد ہوتا ہے۔ اسی طرح میرا نور اللہ تعالیٰ سے فیض یاب اور مستفاد ہے۔ پھر دوسری دفعہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نام چاند رکھا اور مجھے سورج کہہ کر پکارا۔“ (تجلیات الٰہیہ ص ۵، خزائن ج ۲۰ ص ۴۰۷)

مرزائی!

تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہونے کا مطلب بتائیں۔

۲..... دوسری دفعہ اللہ تعالیٰ نے اپنا نام چاند اور مرزا کا نام سورج کیوں رکھا۔ کیا اللہ تعالیٰ بھی مرزا غلام احمد کی طرح مرزا غلام احمد سے فیض یاب ہوتا تھا؟

مرزا غلام احمد قادیانی کا خالق ہونے کا دعویٰ

ہم ایک نیا نظام نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں۔ میں نے پہلے تو آسمان زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔ جس میں کہ ترتیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے مقتضاء حق کے مطابق اس کی ترتیب اور تفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں اور پھر میں نے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

آسمان دنیا کو پیدا کیا اور "انا زینا السمآء الدنیا بمصابیح "(بے شک ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں کے ساتھ مزین کیا) پھر میں نے کہا کہ اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے۔

پھر میری حالت کشف سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا:

"اردت ان استخلف فخلقت آدم انا خلقنا الانسان فی احسن تقویم "(میں نے ارادہ کیا کہ خلیفہ بناؤں تو میں نے آدم کو پیدا کیا بے شک ہم نے انسان کو اچھے ڈھانچے میں پیدا کیا ہے) (مکاشفات ص۱۰ کتاب البریہ ص۸۷، خزائن ج۱۳ ص۱۰۵)

مرزا غلام احمد نے بقول خود شرک عظیم کیا

تصویر کا پہلا رخ

"فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ ما مات ان ھو الا شرک عظیم یاکل الحسنات ویخاف الحساۃ بل ھو توفی کمثل اخوانہ (ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص۳۹، خزائن ج۲۲ ص۶۶۰)" پس یہ سوء ادب سے ہے کہ کہا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک فوت نہیں ہوئے۔ نہیں ہے یہ مگر شرک عظیم جو نیکیوں کو کھا جاتا ہے۔ عقل مند اس سے خوف کرتا ہے۔ بلکہ وہ بھائیوں کی طرح فوت ہو چکے ہیں۔"

تصویر کا دوسرا رخ

"پھر میں تقریباً بارہ برس تک جو ایک زمانہ دراز ہے بالکل اس سے بے خبر اور غافل رہا کہ خدا نے مجھے بڑی شدومد سے براہین میں مسیح موعود قرار دیا ہے اور میں حضرت عیسیٰ کی آمد ثانی کے رسمی عقیدہ پر چلا رہا۔ جب بارہ برس گزر گئے تب وہ وقت آگیا کہ میرے پر اصل حقیقت کھول دی جائے تب تواتر سے اس بارے میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی موعود ہے۔"

(اعجاز احمدی ص۷، خزائن ج۱۹ ص۱۱۳)

خلاصہ مرزا غلام احمد قادیانی کو چالیس سال کے بعد الہامات شروع ہوئے اور بارہ سال تک باوجود الہامات کے اس عقیدہ پر چلا رہا جس کو شرک عظیم کہہ رہا ہے۔ تو ثابت ہوا کہ صرف ۵۲ برس مرزا غلام احمد نے شرک عظیم کیا ہے۔

نتیجہ ماسبق

ان تمام مذکورہ باتوں سے مرزا غلام احمد قادیانی کا مشرک ہونا اظہر من الشمس ہے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مثلاً مرزا قادیانی کا خدائی دعویٰ، مرزا غلام احمد قادیانی کا ابن اللہ ہونے کا دعویٰ، مرزا غلام احمد قادیانی کے خالق ہونے کا دعویٰ، مرزا غلام احمد قادیانی نے بقول خود شرک عظیم کیا اور مشرک کا حکم اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں یوں بیان فرماتا ہے:

"ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذالک بے شک اللہ تعالیٰ مشرک کو نہیں بخشے گا اور اس کے علاوہ جس کو چاہے بخش دے۔"

مرزائی بتائیں!

جن کا نبی باون سال تک شرک عظیم میں مبتلا رہا ہو تو اس کے امتیوں کو اس کی سنت پر عمل کرنے کے لئے کتنے سال شرک کرنا چاہئے جس امت کا نبی ایسا گمراہ ہو تو اس کے امتی کیا ہدایت پائیں گے؟

انگریز کی اطاعت میں مرزا غلام احمد کا جہاد کو ممنوع قرار دینا

۱..... "میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں کہ اگر وہ اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب، مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔" (تریاق القلوب ص۱۵، خزائن ج۱۵ ص۱۵۵، ۱۵۶)

۲..... "دوسرا امر قابل گزارش یہ ہے کہ میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک جو تقریباً ساٹھ برس کی عمر تک پہنچا ہوں اپنی زبان اور قلم سے اہم کام میں مشغول ہوں تاکہ مسلمانوں کے دلوں کو گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت اور خیر خواہی اور ہمدردی کی طرف پھیروں اور ان کے بعض کم فہموں کے دلوں سے غلط خیال جہاد وغیرہ کے دور کروں جو دلی صفائی اور مخلصانہ تعلقات سے روکتے ہیں۔" (تبلیغ رسالت ج۷ ص۱۱، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۱)

۳..... "میں یقین کرتا ہوں کہ جیسے جیسے مرید بڑھیں گے ویسے ویسے مسئلہ جہاد کے معتقد کم ہوتے جائیں گے۔ کیونکہ مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار کرنا ہے۔"

(تبلیغ رسالت ج۷ ص۱۷، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۱۹)

۴..... "پھر میں پوچھتا ہوں کہ جو کچھ میں نے سرکار انگریزی کی امداد حفظ امن اور جہادی

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

خیالات کے روکنے کے لئے برابر سترہ سال تک پورے جوش سے پوری استقامت سے کام لیا کیا اسی کام کی اور خدمت نمایاں کی اور اس مدت دراز کی دوسرے مسلمانوں جو میرے مخالف ہیں کوئی نظیر ہے۔" (کتاب البریہ ص۸، خزائن ج۱۳ ص۸)

۵..... "مجھ سے سرکار انگریزی کے حق میں جو خدمت ہوئی ہے وہ یہ تھی کہ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور رسائل اور اشتہارات چھپوا کر اس ملک اور نیز دوسرے بلاد اسلامیہ میں اس مضمون کے شائع کئے..... جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ لاکھوں انسانوں نے جہاد کے وہ غلط خیالات چھوڑ دیئے جو نافہم ملاؤں کی تعلیم سے ان کے دلوں میں تھے یہ ایک ایسی خدمت مجھ سے ظہور میں آئی ہے کہ مجھے اس بات پر فخر ہے کہ برٹش انڈیا کے تمام مسلمانوں میں سے اس کی نظیر کوئی مسلمان دکھلا نہیں سکا۔" (ستارہ قیصرہ ص۳، خزائن ج۱۵ ص۱۱۴)

۶..... "میں تمام مسلمانوں میں سے اوّل درجہ کا خیر خواہ گورنمنٹ انگریزی کا ہوں کیونکہ مجھے تین باتوں نے اوّل درجہ کا خیر خواہ بنا دیا ہے۔ اول والد مرحوم کے اثر نے دوم اس گورنمنٹ عالیہ کے احسانوں نے تیسرے خدا تعالیٰ کے الہام نے۔" (تریاق القلوب ص۳۶۰، خزائن ج۱۵ ص۴۹۱)

۷..... "میں ایک ایسے خاندان سے ہوں جو اس گورنمنٹ کا پکا خیر خواہ ہے۔ میرے والد غلام مرتضیٰ گورنمنٹ کی نظر میں ایک وفادار اور خیر خواہ آدمی تھا جن کو دربار گورنر میں کرسی ملتی تھی اور جن کا ذکر مسٹر گریفن صاحب کی تاریخ رئیسان پنجاب میں ہے اور ۱۸۵۷ء میں انہوں نے اپنی طاقت سے بڑھ کر سرکار انگریزی کو مدد دی تھی۔ یعنی پچاس سوار اور گھوڑے بہم پہنچا کر عین زمانہ غدر کے وقت سرکار انگریزی کی امداد میں دیئے تھے۔" (کتاب البریہ، خزائن ج۱۳ ص۴)

نوٹ: دیکھئے مرزا غلام احمد قادیانی نے صاف صاف کہہ دیا کہ ہم تو اپنے آقا ولی نعمت انگریزوں کے نمک خوار ہیں اور ان کے حق میں خدمت ضرور ادا کریں گے۔ جس کی صورت یہ ہے کہ انگریزوں کیخلاف بغاوت تو کجا اپنے دل میں برائی بھی نہ لانا اور ہمارے اس سلسلہ کا مقصد بھی یہ ہے۔

سلسلہ سے مراد مرزائیت کا ڈھونگ ہے۔ یعنی مجھ پر ایمان لانے کا مقصد صرف اور محض انگریزوں سے وفاداری ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی انگریز اور انگریزی حکومت سے دنیاوی منافع حاصل کرتا تھا تو خود اور اپنے ماننے والوں کو ہر وقت انگریزوں کی حمایت کے لئے وقف رکھتے تھے اور اسی لئے انگریزوں کیخلاف جہاد کو ممنوع قرار دے دیا تھا اور پوری زندگی زور لگاتے رہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے انگریز اور انگریزی حکومت کیخلاف جو

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جہاد کا جذبہ پیدا ہو چکا ہے۔ اس کو ختم کر دیا جائے اور ہر اس چیز کی مخالفت مرزا غلام احمد کرنا فرض سمجھتا تھا جس کے ذریعے یہ خدشہ ہو کہ اس بات سے انگریزوں کو نقصان پہنچے گا یا انگریزوں کو ہندوستان چھوڑنا پڑے گا۔

حکومت پاکستان کو مطلع کیا جاتا ہے کہ چونکہ مرزائیوں کے نزدیک جہاد کرنا بالکل ناجائز ہے اور یہ دراصل انگریزوں کے جاسوس ہیں۔ جیسا کہ ماقبل ہم سات حوالہ جات سے ثابت کر چکے ہیں۔ اس لئے ان کو کسی عہدہ پر فائز نہ کیا جائے ورنہ یہ کسی وقت پاکستان کو عین وقت پر زبردست نقصان پہنچائیں گے۔ جیسا کہ پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم کے موقع پر اور اس سے پہلے مسلمانوں کو پہنچا چکے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے اعمال و کردار

تصویر کا پہلا رخ

"مولوی شیر علی صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ عورتوں کو چھونا جائز نہیں۔"

"ایک دفعہ ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے عرض کیا کہ میرے ساتھ شفاخانہ میں ایک انگریز لیڈی کام کرتی ہے۔ وہ ایک بوڑھی عورت ہے۔ کبھی کبھی میرے ساتھ مصافحہ کرتی ہے۔ اس کا کیا حکم ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہ تو جائز نہیں۔ آپ کو عذر کر دینا چاہئے تھا کہ ہمارے مذہب میں یہ جائز نہیں ہے۔"

(سیرت المہدی ص ۷۶ ج ۲)

تصویر کا دوسرا رخ..... دوشیزہ لڑکی سے پاؤں دبوانا

"حضور (مرزا غلام احمد) کو مرحومہ کی خدمت حضور کے پاؤں دبانے کی بہت پسند تھی۔" (الفضل ۲۰ مارچ ۱۹۱۸ء) مرحومہ کا نام عائشہ تھا جو کنواری اور دوشیزہ تھی چودہ سال کی عمر میں مرزا قادیانی کی خدمت میں بھیجی گئی تھی۔

غیر محرم عورتوں کا پہرہ

"مائی رسول بی بی صاحبہ بیوہ حامد علی مرحوم نے بواسطہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب جٹ مولوی فاضل نے مجھ سے بیان کیا کہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے وقت میں میں اور اہلیہ بابو شاہ دین رات کو پہرہ دیتی تھیں۔" (سیرت المہدی ج ۳ ص ۲۱۳ مطبوعہ ۱۹۳۹ء)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

تصویر کا پہلا رخ.....انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا

۱..... "ظهرلی ان یقال ان ازواج النبی ﷺ لا یقع لهن احتلام لانه من الشیطان نعصمن منه تکریماً له ﷺ کما عصم هو منه ثم بلغنی ان بعض اصحابنا بحث فی الدرس منع وقوع الاحتلام من ازواج النبی ﷺ لا نهن لا یطعن غیره لا یقظة ولا نوماً والشیطان لا یتمثل به ﷺ (رحاشیہ نسائی مجتبائی ص ۴۲) مجھے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات نبی کریم ﷺ کو احتلام نہیں ہوتا اس لئے کہ احتلام شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور ان کو اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی تکریم شان کی خاطر اس سے محفوظ فرمایا ہے۔ جیسا کہ حضور ﷺ اس سے محفوظ ہیں پھر مجھے یہ بات پہنچی کہ ہمارے بعض اصحاب نے درس میں احتلام کے ناواقع ہونے پر بحث کی کیونکہ ازواج نبی ﷺ جاگتی اور سوتی ہر وقت آپ کی فرمانبرداری میں رہتی ہیں۔ اس لئے ان کو احتلام نہیں ہوتا اور آپ نے فرمایا شیطان میری صورت نہیں بن سکتا۔"

مرزا کا قول انبیاء کو احتلام نہیں ہوتا

۲..... "ایک مرتبہ کسی نے پوچھا کہ انبیاء کو احتلام کیوں نہیں ہوتا۔ آپ نے (مرزا غلام احمد قادیانی) فرمایا کہ چونکہ انبیاء سوتے جاگتے پاکیزہ خیالوں کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اس لئے ان کو خواب میں بھی احتلام نہیں ہوتا۔"

(سیرۃ المہدی ج ۱ ص ۱۵۷)

تصویر کا دوسرا رخ.....مرزا کو احتلام ہو گیا

"ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب کے خادم میاں حامد علی مرحوم کی روایت ہے کہ ایک سفر میں حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) کو احتلام ہو گیا۔" (سیرۃ المہدی ج ۳ ص ۲۳۲)

نوٹ: یہ ہیں مرزائیوں کے نبی کے کردار ڈاکٹر محمد اسماعیل کو کہتا ہے کہ بوڑھی عورتوں سے بھی ہاتھ ملانا ہمارے مذہب میں منع ہے۔ خود نوجوان لڑکیوں سے پاؤں دبواتا ہے اور غیر محرموں سے رات کو پہرے دلواتا رہا ہے اور خود کہتا ہے کہ نبی کو احتلام نہیں ہوتا کیونکہ یہ سوتے جاگتے پاکیزہ خیالات کے سوا کچھ نہیں رکھتے اور ناپاک خیالوں کو دل میں آنے نہیں دیتے اور خود نبوت کا دعویٰ کر کے ناپاک خیال دل میں رکھتا ہے۔ اس لئے اس کو احتلام ہوا ہے۔ سچ ہے اوروں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

کو نصیحت خود میاں فضیحت۔

مرزا غلام احمد نے روزے چھوڑ دیئے

"جب مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کو دورے پڑنے لگے تو اس سال آپ نے سارے رمضان کے روزے نہیں رکھے اور فدیہ دے دیا اور دوسرا رمضان آیا تو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے۔ مگر آٹھ نو روزے رکھے تھے پھر دورہ ہوا اس لئے باقی روزے چھوڑ دیئے۔ اسی طرح تیسرے رمضان میں ہوا۔" (سیرت المہدی ص ۶۶ ج ۱)

مرزا غلام احمد کو حیض اور بچہ

۱..... مرزا قادیانی اپنا الہام بیان کرتا ہے کہ: "بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے اور کسی ناپاکی پر اطلاع پائے اب تجھ میں وہ حیض نہیں۔ بلکہ بچہ ہو گیا ہے جو بمنزلہ اطفال کے ہے۔"

(اربعین ۳ ص ۱۹ بر حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۲، تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

مرزائی بتائیں کہ مرزا مرد تھا یا کہ عورت کیونکہ حیض عورتوں کو آتا ہے اور حیض اس خون کو کہتے ہیں جو عورتوں کو ہر ماہ بعد چند روز آتا ہے۔ ان دنوں میں عورت کو نماز معاف ہے۔ روزے بھی نہیں رکھ سکتی بلکہ روزے دوسرے دنوں میں قضا کرے گی اور ان حیض کے دنوں میں قرآن کا پڑھنا اور چھونا عورت کے لئے حرام ہوتا ہے اور عورت مسجد میں بھی ان ایام میں داخل نہیں ہو سکتی اور اس کے ساتھ ان دنوں میں جماع بھی ناجائز و حرام ہے اور حیض عورتوں کا خاصہ ہے۔ مرد کو نہیں آتا مگر مرزا قادیانی کہتا ہے کہ مجھے حیض آتا ہے اس پر بھی بس نہیں بلکہ حمل اور بچے تک لکھ مارا ہے۔ ملاحظہ ہو:

مرزا قادیانی کو حمل

"میرا نام مریم رکھا گیا اور عیسیٰ کی روح مجھ میں نفخ کی گئی اور استعارہ کے رنگ میں حاملہ ٹھہرایا گیا۔ آخر کئی ماہ کے بعد جو دس مہینہ سے زیادہ نہیں مجھے مریم سے عیسیٰ بنایا گیا۔ بس اس طور سے میں ابن مریم ٹھہرا۔" (کشتی نوح ص ۴۶، ۴۷، خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

مرزائی بتائیں!

جب مرزا مریم بن گیا تو اس وقت مرد تھا یا عورت اگر عورت تھی تو خدا تعالیٰ نے کسی عورت کو نبوت نہیں دی۔ اگر مرد تھا تو حاملہ کیوں ہوگا اور پھر جب مریم سے عیسیٰ بنا تو وہ جو پہلے حمل میں بچہ لکھا ہے اور اس حوالہ میں حمل لکھا ہے وہ کہاں گیا؟

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ایک پہیلی

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں
ہوں بشر کی جائے نفرت اور انسانوں کی عار ہوں

(براہین احمدیہ ج۵ ص۹۶، خزائن ج۲۱ ص۱۲۷، درثمین ص۶۹)

آپ خوب سوچ کر بتائیں وہ کیا چیز ہے جس کا مرزا غلام احمد نے اس شعر میں دعویٰ کیا ہے؟

جواب: پنجابی میں اسے گوں کا کیڑا یعنی چاٹموڑان کہتے ہیں۔

عصمت انبیاء بقول مرزا

"نبی کی عصمت ایک اجماعی عقیدہ ہے نبی کے لئے معصوم ہونا ضروری ہے۔"

(سیرت المہدی ج۳ ص۱۱۵)

مرزا معصوم نہیں بقول خود

"لیکن افسوس ہے کہ بٹالوی صاحب (یعنی مولوی محمد حسین بٹالوی) نے یہ نہ سمجھا کہ نہ مجھے اور نہ کسی انسان کو بعد انبیاء کے معصوم ہونے کا دعویٰ ہے۔"

(کرامات الصادقین ص۵، خزائن ج۷ ص۴۷)

کیوں نہیں مرزا غلام احمد معصوم ہونے کا دعویٰ کس طرح کر سکتا ہے جبکہ اس نے بے شمار انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ تعالیٰ کی شان میں بھی گستاخی کی ہے اور قرآن پاک کی توہین کی ہے۔ کیونکہ بہت صریح آیت کا انکار کیا اور بعض کا مفہوم کچھ کا کچھ بنا لیا اور ۵۲ سال تک شرک عظیم میں بقول خود پھنسا رہا اور الوہیت کے دعوے کئے اور ابن اللہ اپنے آپ کو بنایا اور نوجوان عورتوں سے پاؤں دبواتا رہا یہ تمام باتیں ہم بیان کر آئے ہیں۔ لیکن ان تمام گناہوں کے باوجود مرزا قادیانی اپنی بناسپتی نبوت کا ڈھول بجاتا رہا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الباب۔

ملازمت

مرزا غلام احمد قادیانی نے سیالکوٹ میں چار سال کی ملازمت کی۔ (دیکھئے سیرت المہدی ج۲ ص۱۵۰) پر ایام ملازمت ۱۸۶۴ء سے ۱۸۶۸ء تک بتایا ہے۔ کیوں نہیں جھوٹے مدعی نبوت کی یہی شان ہونی چاہئے کہ انگریز کافر کی غلامی اختیار کرے۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مرزا کے عربی اردو انگریزی فارسی کے اساتذہ

نوٹ: کسی نبی نے بھی کسی دنیادار سے دنیاوی علم نہیں سیکھا اور مرزا قادیانی نے دنیاداروں سے علم حاصل کر کے اپنی الہامی لٹھ لے کر شور کرنا شروع کر دیا۔ ملاحظہ ہو مرزا قادیانی کے اساتذہ:

۱..... ''جب آپ کی عمر چھ سال کی ہوئی تو والد صاحب نے اپنے مذاق پر تعلیم دلانے کے خیال سے آپ کے لئے ایک فارسی خوان اتالیق ملازم رکھا جس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔ پھر جب دس برس کی عمر ہوئی تو ایک عربی خوان مولوی آپ کی تعلیم و تربیت کے لئے مقرر کئے گئے۔ ان کا نام گل علی شاہ تھا۔'' (مرزا قادیانی کے مختصر حالات مرتبہ معراج دین ص ۲۲)

۲..... ''آپ کے (مرزا قادیانی) استاد کا نام گل محمد تھا جو بیس روپے ماہوار پر دونوں بھائیوں کو پڑھایا کرتے تھے۔'' (سیرت المہدی ج ۳ ص ۱۵۲)

۳..... ''ڈاکٹر امیر شاہ جو اس وقت اسسٹنٹ سرجن بٹالہ میں ہیں استاد مقرر ہوئے مرزا صاحب نے بھی انگریزی شروع کی اور دو کتابیں انگریزی کی پڑھیں۔'' (سیرت المہدی ج ۱ ص ۱۵۵)

۴..... ''مرزا قادیانی کا فرمان ہے میرے استاد ایک بزرگ شیعہ تھے۔''

(واضح البلاء ص ۳، نزول المسیح ج ۱۸ ص ۲۲۳)

حضرات! بنا سپتی نبوت کے لئے تعلیم کا ہونا تو ضروری ہے خواہ استاد شیعہ ہی بنانا پڑے کیونکہ تعلیم کے بغیر عربی، اردو، انگریزی، فارسی کے خود ساختہ الہام انسان کیسے بنا سکتا ہے؟ ہمیں بھی تعلیم کی ضرورت ہے۔

پانچ اور پچاس کی کہانی

حضرات غور فرمائیں! سب سے پہلے میں ایک بالکل سیدھی اور سادی لیکن اہم اور واضح بات پیش کرتا ہوں جس کو تم میں سے ہر شخص بغیر کسی منطق فلسفے کی مدد کے خوب سمجھ لے گا وہ یہ کہ اگر کوئی نوجوان اپنے والد بزرگوار کو ۵ روپے دے اور اس کا والد مکرم یہ فرمائے کہ یہ پچاس روپے میں تمہیں لوٹا دوں گا۔ سعادت مند بیٹا روپے کی واپسی کا مطالبہ تو شدت سے نہ کرے۔ لیکن جب کبھی باہمی حساب کتاب کا مرحلہ پیش آئے تو وہ عرض کرے کہ ابا جان وہ پچاس روپے بھی تھے والد بزرگوار ہر موقع پر بات کا رخ بدل دیں اور بیٹے کو ٹال دیں۔

آخر ایک دن وہ غصے میں آئیں پہلے تو اپنے بیٹے کو برا بھلا کہیں پھر فرمائیں: ارے

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

نالائق! یہ لو اپنی رقم جس کا مطالبہ تم کئی سال سے کر رہے ہو اور تم نے مدت سے پریشان کر رکھا ہے اور یہ فرمانے کے بعد وہ صرف پانچ روپے اپنے بیٹے کے ہاتھ میں تھما دیں۔ بیٹا عرض کرے ابا جان یہ کیا؟ میں نے تو آپ کو حسب ارشاد ۵۰ روپے دیئے تھے اور آپ صرف پانچ روپے عطا فرما رہے ہیں۔

والد محترم: غصے سے لال پیلے ہو کر فرمائیں: نالائق کہیں کا۔ کیا تجھے اتنا بھی شعور نہیں کہ پانچ اور پچاس میں سوائے نقطہ کے کیا فرق ہے۔ میں نے پچاس لئے تو پانچ ادا کر دینے سے پچاس کا حساب صاف ہوا کیا تم نہیں جانتے کہ نقطے کی تو کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔

حضرات! ایمانداری سے بتایئے کہ اس وقت اس سعادت مند بیٹے پر کیا گزری ہوگی۔ مانا کہ باپ کے بارے میں جذبات کبھی ہونے چاہئیں کہ ان سے حساب و کتاب کا تقاضا ہی نہ کیا جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر حساب ہوا ہے اور لین دین طے پایا ہے تو یہ فلسفہ کہ پانچ روپے ادا کرنے سے پچاس ادا ہو گئے اور وہ بھی اس بنا پر کہ پانچ اور پچاس میں صرف نقطہ کا فرق ہے اور نقطے بے حقیقت محض صفر ہوتے ہیں۔ کیا اسے کوئی شخص باور کر سکتا ہے اور اگر یہ معاملہ باپ بیٹے کے مابین نہیں، گاہک اور دکاندار، قرض خواہ اور قرض لینے والے اور بینک کے مابین ہوا اور وہاں کوئی شخص یہ فلسفہ بھگارے کہ میں نے لیا تو پانچ ہزار روپیہ قرض تھا مگر ۵ ہزار روپیہ میں بجز دو تین نقطوں کے کیا فرق ہے؟ تو خدارا غور کیجئے ایسے شخص کی دیانت کے بارے میں کیا فیصلہ کیا جائے گا اور چاہے وہ ہزار بار دوسروں کو قرض ٹھیک ٹھیک ادا کر چکا ہو اور بہت سے معاملات میں شرافت و صداقت کا مظاہرہ بھی کر چکا ہو۔

تنبیہ ایک واقعہ کہ اس نے پانچ ہزار یا صرف پچاس روپے لے کر صرف پانچ روپے ادا کر دینے سے حساب بے باک ہونے کا اعلان کر دیا اور اس پر اصرار کرے وہ جو کچھ کر رہا ہے۔ اسے درست مانا جائے۔ تو کیا کوئی ہوش مند انسان اسے دیانت دار تسلیم کر لے گا اور اگر یہ شخص امام مسجد ہو۔ کہیں درس قرآن دے رہا ہو۔ کہیں وعظ کر رہا ہو تو کون دیانت دار ہوگا جو خود گنہگار ہونے کے باوجود اس کے پیچھے نماز ادا کرنا پسند کرے گا اور اس کے وعظ اور اس کی دینی خدمات اور اس کے دینی جذبے سے متاثر ہوگا؟

حضرات سنئے پانچ اور پچاس کی کہانی مرزا قادیانی کی زبانی

اس مذکورہ تقریر کو سامنے رکھئے اور پھر سنئے کہ مرزا قادیانی نے جب تبلیغی میدان میں

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

قدم رکھا تو اس نے اعلان کیا کہ صداقت اسلام پر میں ایک کتاب لکھنا چاہتا ہوں۔ جس کے پچاس جزو ہوں گے اور ان پچاس اجزاء کے حساب سے انہوں نے لوگوں سے اس کتاب کی پیشگی وصول کی۔ پھر مرزا غلام احمد نے کتاب کا پہلا جزو براہین احمدیہ حصہ اول کی صورت میں شائع کیا ایک طویل مدت تقریباً ۲۰ سال کے عرصے میں اس نے تین جزو کتاب کے اور چھاپے جو پیشگی قیمت ادا کرنے والوں کو بھیجے اس دوران لوگوں نے اس سے بارہا مطالبہ کیا کہ وہ حسب وعدہ پچاس جزو اس کتاب کے پورے کرے مگر وہ ایسا نہ کر سکا بالآخر مرزا نے براہین احمدیہ کا پانچواں جزو شائع کیا جن لوگوں نے ان سے بار بار تقاضا کیا تھا ان سے سخت سست گفتگو کے بعد مرزا غلام احمد نے کہا: "پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطے کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔"

(دیباچہ براہین احمدیہ ص ۷، خزائن ج ۱ ص ۹)

اے مرزائیو! خدا کے لئے اپنی آخرت اور خوف خدا کو سامنے رکھ کر ذرا انصاف سے یہ بتاؤ کہ مرزا غلام احمد کا یہ کہنا کہ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطے کا ہی فرق ہے۔ دیانت وامانت اور صداقت وحق شناسی کے اعتبار سے کیا حیثیت رکھتا ہے؟ کیا نبی اسی سیرت اور کردار کے ہوا کرتے ہیں؟ اور کیا یہ مکارانہ کلام نہیں ہے؟

مرزائی عذر

اگر اللہ تعالیٰ پانچ نمازوں کو پچاس میں شمار کر سکتے ہیں تو مرزا غلام احمد کے لئے کیوں جائز نہیں کہ وہ پانچ کو پچاس قرار دے کر حساب بے باق کر دیں؟

ابوالمنصور:

۱..... پانچ لے کر پچاس ادا کرنا تو دینے والے کی سخاوت ہے اور اس کی عظمت و برتری کا ثبوت ہے۔ مگر پچاس وصول کر کے جو شخص پانچ پر ٹرخا دے کیا اس کے بارے میں بھی یہی رائے قائم کی جائے گی؟ یا یہ کہ وہ دھوکے سے کام لے رہا ہے اور امانت و دیانت سے محروم ہے؟

۲..... دراصل ایسے کا جواب تو یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان سے پچاس روپے لے کر پانچ ان کے ہاتھ میں تھما دے اور پانچ اور پچاس میں صرف نقطے کا فرق کہہ کر ان کی دکان سے چلتا بنے اور یہ بھی بڑبڑاتا جائے کہ جب خدا نے پانچ نمازوں پر پچاس کے ثواب کا وعدہ کیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ میرے پانچ روپے پچاس شمار نہیں کئے جا سکتے؟ مجھے یقین ہے کہ ان قادیانیوں کو اس وقت اپنے اس عذر کا صحیح جواب سمجھ میں آ جائے گا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

جھوٹے اور سچے مرزائی کی پہچان

اگر جھوٹے اور سچے مرزائی کی پہچان کرنی ہو تو اس سے پچاس روپے قرض لے لیں یا پچاس روپے کا سامان خرید لیں اور پھر اس کو صرف پانچ روپے ادا کر دیں اگر وہ خاموش ہو گیا اور زیادہ کا مطالبہ نہ کیا تو وہ سچا مرزائی ہے۔ کیونکہ مرزا کہتا ہے (پانچ اور پچاس میں سوائے نقطہ کے کچھ فرق نہیں) اور نقطہ بے حقیقت اور صفر محض ہوتا ہے۔ لہٰذا پانچ دینے سے پچاس کا حساب بے باق ہو گیا اور اگر وہ پورے پچاس روپے کا مطالبہ کرے تو سمجھو وہ جھوٹا مرزائی ہے۔ آپ اس کو کہیں کہ وہ اپنے نبی کی تعلیم پر عمل کرے اور پانچ روپے لے کر باقی کا اپنے پیشوا کی روح کو ثواب پہنچا دے ورنہ ایسے مذہب سے توبہ کرے۔

مرزا غلام احمد کے اقوال میں تناقض

دروغ گو را حافظہ نیست

تصویر کا پہلا رخ..... میرے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا

الف..... "ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعویٰ کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہو سکتا۔" (تریاق القلوب، خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲)

ب..... "مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا نہیں جو ہماری ایمانیات کی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا تشریحی گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں تھا اور جب بیان کی گئی تو اس سے اسلام کچھ کامل نہیں ہو گیا۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۴۰، خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)

ج..... "اس جگہ تو..... انقلاب کا دعویٰ نہیں ہے وہی اسلام ہے جو پہلے تھا وہی نمازیں ہیں جو پہلے تھیں۔ وہی رسول مقبول ﷺ ہیں جو پہلے تھے۔ وہی کتاب کریم ہے جو پہلی تھی اصل دین میں سے کوئی بات چھوڑنی نہیں پڑی جس سے اس قدر حیرانی ہو۔ مسیح موعود کا دعویٰ اس حالت میں گراں اور قابل احتیاط ہوتا جب کہ اس کے ساتھ کچھ دین کے احکام کی کمی بیشی ہوتی اور ہماری عملی حالت دوسرے مسلمانوں سے کچھ فرق رکھتی۔" (آئینہ کمالات ص ۳۳۹، خزائن ج ۵ ص ۳۳۹)

نوٹ: مرزا کا دعویٰ تھا کہ میں مسیح موعود ہوں جس کے متعلق رسول کریم ﷺ نے وعدہ

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

دیا کہ وہ آئے گا۔ عبارت بالا میں مرزا صاف صاف مانتا ہے کہ مسیح موعود کا اقرار ایمانیات میں داخل نہیں کوئی شخص میرے انکار کی وجہ سے کافر نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے خلاف اقوال بھی ملاحظہ فرمائیں اور بتائیں کون سے اقوال جھوٹے ہیں اور کون سے سچے؟

میرا منکر جہنمی کافر غیر ناجی ہے

تصویر کا دوسرا رخ

الف..... "ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔" (مکتوب مرزا بنام ڈاکٹر عبدالحکیم مندرجہ الذکر الحکیم ص ۴، ص ۲۳، مصدقہ در حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

ب..... "(اے مرزا!) جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور بیعت میں داخل نہ ہوگا وہ خدا و رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۷۵)

ج..... "جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا۔ کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

د..... "اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۶ حاشیہ، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۵)

دروغ گو را حافظہ نیست

مسیح ابن مریم دوبارہ نازل ہوگا

تصویر کا پہلا رخ

"ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ" یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا۔ مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ ان کے ہاتھ سے اسلام جمیع آفاق میں پھیل جائے گا۔" (فص یحیوی اصل یہ ص ۳۹۸، ۳۹۹، خزائن ج ۱۵ ص ۵۹۳)

اس کے خلاف تصویر کا دوسرا رخ

ا..... "قرآن شریف قطعی طور پر اپنی آیات بینات میں مسیح کے فوت ہو جانے کا قائل ہے۔" (ازالہ اوہام ص ۱۴۲، خزائن ج ۳ ص ۱۷۲)

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

۲..... ”قرآن شریف مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا کہیں بھی ذکر نہیں کرتا۔“

(ایام الصلح ص ۱۴۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲)

خلاصہ مقدم الذکر تحریر میں ازروئے قرآن مسیح ابن مریم کی دوبارہ آمد بتائی اور موخر الذکر عبارت میں ازروئے قرآن انکار کیا اس سے۔

۱..... مرزا کی قرآن دانی بھی معلوم ہوگئی۔

۲..... ان دو عبارتوں میں سے ایک قرآن پر افتراء ہے اور مفتری کا فتویٰ مرزا قادیانی کی زبانی سنو شعر:

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ذرا بھی اس کی جناب میں

(براہین احمدیہ پنجم ص ۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۱)

بقول مرزا الہام ملہم کی اپنی زبان میں ہوتے ہیں

تصویر کا پہلا رخ

”دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ نے بوضاحت فرمایا ہے۔ (سورہ حم سجدہ پ ۲۵) ”ولو جعلنا قراناً عجمیا لقالوا لولا فصلت ایته ء اعجمی وعربی“ اگر ہم اس قرآن کو اوپری زبان میں بناتے تو کفار معترض ہوتے کہ اس کی آیات کھول کر کیوں نہ بیان کی گئیں۔ یہ کیا بات ہے کہ عجمی الہام اور عربی مخاطب یہ آیت صاف ثبوت ہے اس امر کا کہ الہام الٰہی مخاطبوں کی مادری زبان میں ہوتا ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۲۰۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸)

مرزا کو بعض الہام مادری زبان میں نہیں ہوئے

تصویر کا دوسرا رخ

”بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوئے ہیں جن سے مجھے کچھ واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔“ (نزول المسیح ص ۵۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

پس معلوم ہوا کہ مرزا کو بقول خود الہام الٰہی نہیں ہوا کیونکہ الہام الٰہی تو مرزا کہتا ہے کہ مخاطبوں کی مادری زبان میں ہوتا ہے اور مرزا غلام احمد بتاتا ہے کہ مجھے ان زبانوں میں الہام ہوئے ہیں جن کی مجھے کچھ واقفیت نہیں۔ بلکہ یہ الہام شیطانی ہے جو ایک شیطان مدعی نبوت پر

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

ہوتے ہیں۔ کیونکہ جس الہام کو ملہم نہ سمجھ سکے یہ الہام لغو اور بے ہودہ ہے اور تکلیف مالا یطاق ہے اور خدا تعالیٰ کا الہام اس سے منزہ ہے۔ فتدبروا۔

مرزا بقول خود نبی نہیں ہے

تصویر کا پہلا رخ

۱..... ''مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی کافر خبیث ہے۔''

(انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸)

۲..... ''ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں..... وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت کے ہم قائل ہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۹۷)

۳..... ''میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔''

(فیصلہ آسمانی ص ۳، خزائن ج ۴ ص ۳۱۳)

۴..... ''چونکہ ہمارے سید و رسول ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور بعد آنحضرت ﷺ کوئی نبی نہیں آسکتا۔ اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں۔''

(شہادت القرآن ص ۷۸، خزائن ج ۶ ص ۳۲۴)

۵..... ''قرآن شریف کی رو سے ثابت ہوا کہ اس امت مرحومہ میں سلسلہ خلافت دائمی کا اسی طور پر اور اسی ماننہ قائم کیا گیا ہے جو حضرت موسیٰ کی شریعت میں قائم تھا۔ صرف اس قدر لفظی فرق رہا کہ اس وقت تائید دین عیسوی کے لئے نبی آتے تھے اور اب محدث آتے ہیں۔''

(ملخصاً بلفظہ شہادت القرآن ص ۷۱، خزائن ج ۶ ص ۳۵۶)

مرزا کا دعویٰ نبوت

تصویر کا دوسرا رخ

۱..... ''پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جبکہ خود خدائے تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں۔''

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰)

۲..... ''یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ اس واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

سے سمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۷، خزائن ج۱۸ ص۲۱۱)

۳..... "اور اس طور سے خاتم النبیین کی مہر محفوظ رہی کیونکہ میں نے انعکاس اور ظلی طور پر محبت کے آئینہ کے ذریعے سے وہی نام پایا اگر کوئی شخص اس وحی الٰہی پر ناراض ہو کہ کیوں خدائے تعالیٰ نے مجھے میرا نام نبی و رسول رکھا ہے۔ تو یہ اس کی حماقت ہے۔ کیونکہ میرے نبی اور رسول ہونے سے خدا کی مہر نہیں ٹوٹتی۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص۷، خزائن ج۱۸ ص۲۱۱)

۴..... "خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔" (اربعین ج۳ ص۳۶، خزائن ج۱۷ ص۴۲۶)

مرزا بقول خود کیا ٹھہرا

مرزا غلام احمد قادیانی نے مدعی نبوت کے بارے میں خود کہا ہے کہ میں مدعی نبوت کو مسیلمہ کذاب کا بھائی، کافر و خبیث کہتا ہوں اور اس پر لعنت بھیجی ہے اور کہا ہے کہ میں مدعی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج جانتا ہوں۔ جیسا کہ ہم تصویر کے پہلے رخ میں حوالہ جات نقل کر آئے ہیں اور تصویر کے دوسرے رخ میں مرزا کا دعویٰ نبوت بھی نقل کر آئے ہیں۔ اب مرزائی بتائیں کہ مرزا اپنے اقوال سے کیا ٹھہرا؟

نوٹ: چونکہ نبوت کا مسئلہ مرزائی بہت لمبا لے جاتے ہیں اور مرزا کی ایسی بہت سی عبارتیں ایک دوسرے کے خلاف ہیں۔ کسی میں ظلی نبوت کا اقرار کسی میں تشریعی نبوت کا اقرار اور کہیں تشریعی کا انکار کہیں بروزی نبوت کا اقرار اور کہیں سراپا نبوت کا انکار اور دعویٰ مجددیت اور کہیں دعویٰ مسیحیت وغیرہ منافقانہ چال سے کام لیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ مرزائیوں کے دو گروہ ہیں ایک لاہوری پارٹی جو مرزا کو مجدد جانتی ہے اور مرزا کی نبوت سے انکار کرتی ہے اور ربوہ والی پارٹی مرزا کو نبی مانتی ہے اور انکار کرنے والے کو کافر گردانتی ہے۔ اس لئے اس مختصر میں بحث نبوت کی گنجائش نہیں ہے۔ انشاء اللہ دوسرے حصہ میں ختم نبوت کا مفصل بیان کیا جائے گا اور اب میں ایک عبرتناک مباہلہ نقل کر کے اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

مباہلہ کی حقیقت

مباہلہ اسلام میں حق و باطل کے فیصلہ کا آخری طریقہ ہے جب کوئی گمراہ ہر طرح سمجھانے کے باوجود اپنی ضد اور ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے تو اس سے مباہلہ کے ذریعے فیصلہ کیا جاتا ہے۔ شریعت میں اس کی صورت یہ ہے کہ فریقین اپنے اہل و عیال کے ہمراہ ایک کھلے میدان

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

میں اکٹھے ہو کر نہایت تضرع اور عاجزی سے اللہ کے حضور میں دعا کریں کہ اے سمیع و بصیر اور قادر مطلق ہم میں سے جو باطل اور جھوٹ پر ہے اس پر اپنا غضب اور عذاب نازل فرما اور اسے سچے کی زندگی میں نیست و نابود کر تا کہ دوسروں کے لئے باعث عبرت ہو۔ جیسا کہ خود مرزا تحریر کرتا ہے:

"مباہلہ کے معنی لغت عرب کی رو سے نیز شرعی اصطلاح کی رو سے یہ ہیں کہ دونوں فریق مخالف ایک دوسرے کے لئے عذاب اور خدا کی لعنت چاہیں۔"

(اربعین نمبر ۲، ص ۲۹، خزائن ج ۱۷، ص ۴۰۷)

مرزائیوں کے ساتھ مباہلہ

یہ مباہلہ ضلع ہزارہ میں بمقام بھگلہ کے مقام پر ہوا ہے جس کی روئیداد مولوی عبداللطیف صاحب یوں لکھتے ہیں کہ: "میں ۱۹۳۹ء میں تعلیم سے فارغ ہو کر تین چار سال مختلف مقامات پر ضلع ہوشیار پور وغیرہ میں درس و تدریس کرتا رہا ۱۹۴۲ء کو گھر پر آ گیا ہمارے گاؤں میں سید عبدالرحیم شاہ وغیرہ مرزائی تھے۔

وقتاً فوقتاً مختلف موضوع پر گفتگو ہو جایا کرتی تھی اور کئی دنوں تک جاری رہتی۔ اکثر بات چیت ان کی حیات و ممات عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوا کرتی۔ بالآخر تنگ آ کر انہوں نے دعوت مباہلہ دے دی میں نے بطیب خاطر اس کو قبول کیا اور مولانا کریم عبداللہ صاحب اور مولانا عبدالجلیل صاحب جو کہ پاس والی بستیوں میں مقیم تھے۔ شریک کر کے مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۴۳ء بروز جمعہ مقرر کر دی۔ اس تاریخ مقررہ پر علاقہ کے تمام لوگ تین چار گاؤں کے جمع ہو گئے۔ یہ ایک تاریخی اجتماع تھا جس میں حق و باطل کو واضح کرنے کا یہ طریقہ عمل میں لایا جانے والا تھا۔ جو اس سے پہلے اس ملک میں کبھی نہیں ہوا تھا۔ یہ اجتماع بھی ایسی جگہ ہوا جو علاقہ میں مقدس اور محترم زیارت شہید غازی بابا کے نام سے مشہور ہے۔ یہ اجتماع مباہلہ مورخہ ۲۶ فروری ۱۹۴۳ء بروز جمعہ ہوا۔ اس موقع پر مولوی کریم عبداللہ صاحب نے جو ہمارے علاقہ کے جید علماء میں سے شمار کئے جاتے تھے۔ کھڑے ہوئے لوگوں کو اس اجتماع کی غرض اور مباہلہ کی حقیقت اور فریق مخالف کے نام جو مباہلہ میں شریک ہونے والے تھے اور اپنے مباہلین کے نام بھی گن کر بتائے نام مباہلین ہر دو فریق:

نام مسلم	نام مرزائی
مولانا کریم عبداللہ صاحب امام مسجد سکندھار	سید عبدالرحیم شاہ صاحب

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

مولانا عبدالجلیل صاحب امام مسجد صدر شیشہ — غلام حیدر صاحب خشی والا

مولانا عبداللطیف صاحب بھکلہ — عبدالرحیم صاحب

ہمارا عقیدہ ہے کہ نبوت حضرت نبی کریم ﷺ پر ختم ہوگئی آپ کے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ خارج از اسلام ہے اور ہمارا عقیدہ ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور قرب قیامت آسمان سے اتریں گے اور ہمارے فریق مخالف کا عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی نبی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ ہم کہتے ہیں ہمارا عقیدہ درست اور ٹھیک ہے اور مخالف کہتا ہے کہ ہمارا ٹھیک ہے۔ آج ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ دلائل کی دنیا سے آگے ملیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالی میں سب مل کر نہایت عاجزی اور تضرع اخلاص سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہم دو فریق سے جو باطل پر ہے اپنی طرف سے کوئی عذاب بصورت ہلاکت وغیرہ ایک سال کے اندر واقع ہو، نازل فرمائے۔

چنانچہ تمام لوگوں نے ننگے سر ہو کر دعا شروع کر دی اور آمین آمین کی آواز بلند ہوتی رہی۔ تقریباً ۲۰ منٹ تک دعا ہوتی رہی۔ دعا کے دوران میں ہی ایک مرزائی غلام حیدر خشی سے مجمع میں گر پڑا۔ دوسرے مرزائی نے اس کو ہوش میں لا کھڑا کیا۔ دوسرے مرزائی عبدالرحیم دکاندار نے کہا اے لوگو میری تو دعا ہے کہ خدا تعالیٰ جھوٹے کو پاگل کر دے۔ تمام لوگ اس کا تماشا دیکھیں کہ کون صادق ہے اور کون جھوٹا ہے اور پسماندگان اس سے عبرت پکڑیں۔

خدائی فیصلہ کی داستان سنیں: عبدالرحیم دکاندار ایک ماہ بعد پاگل ہوگیا۔ سر ننگے ہائی ہائی چلانی شروع کر دی۔ ہمارے قریب پڑوس جنگل میں فوج پڑی تھی ان کے ہاں دفتروں اور کیمپ کے اندر بغیر اجازت شور مچانا شروع کر دیا۔ انہوں نے پکڑ کر پولیس کے حوالے کر دیا۔ کافی دنوں تک جیل میں رہا۔ بیان کرتا ہے کہ میں نے مرزا قادیانی کو خواب میں سور کی شکل میں دیکھا جس کی وجہ سے میں مرزائی عقیدہ سے تائب ہوا۔

اب زندہ ہے اور تندرست ہے۔ ہمارے گاؤں میں کریانہ کی دکان کرتا ہے۔ کبھی کبھی مرزائیوں کے خلاف تقریر بھی کرتا رہتا ہے اور پنجوقتہ نماز گزار ہے اور اذان دینے کا اس کو بہت شوق ہے اور اب دوسرے مرزائی غلام حیدر کا حال سنئے غلام حیدر کو مباہلہ کے ایک ماہ بعد مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۴۳ء بروز جمعہ کو سگے بھتیجوں نے معمولی بند کے جھگڑے کی بنا پر اسی دن قتل کر دیا۔ کیونکہ قاتل اس کے بھتیجے تھے جن کو غلام حیدر کے ساتھ کوئی رنجش سابقہ نہ تھی۔ بلکہ غلام حیدر ان کی پرورش کرتا تھا۔

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari

https://ataunnabi.blogspot.com/

غلام حیدر کی اپنی اولاد وغیرہ نہ تھی۔ پولیس نے قاتلوں کو سیشن کے سپرد کر دیا۔ لوگ بھاگے بھاگے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ اپنے مباہلہ کا بیان شائع کر دیں اور ایک درخواست سیشن جج کی عدالت میں پیش کر دیں کہ مقتول سے ہمارا مباہلہ ہوا تھا۔ اس کا قتل ہمارے مباہلہ کی صداقت کی وجہ سے ہوا تا کہ قاتلوں کی سزا میں تخفیف ہو۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ میں اپنی مشہوری اور لوگوں کی واہ واہ نہیں چاہتا۔ اگر خدا نے میرے مباہلہ کی صداقت کی وجہ سے غلام حیدر کو اس کے بھتیجوں سے قتل کرایا ہے تو وہ خدا عدالت سیشن میں بیان دے اور مضمون بغیر شائع کئے ان کو رہا کر دے گا۔ تم قدرت کا تماشا دیکھو۔

چنانچہ چند مہینوں کے بعد سیشن جج نے قاتلوں کو بغیر سزا اور جرم وغیرہ کے رہا کر دیا اور قاتلوں کو ایک دن کی بھی سزا نہیں ہوئی۔ غلام حیدر کے قاتل اب تک زندہ ہیں اور اپنی زمینداری کرتے ہیں۔ خدا کی قدرت اس سال ہم تینوں مولویوں کے سر میں بھی درد نہیں ہوا بلکہ پہلے سالوں سے اس سال صحت اچھی رہی تھی۔ حق و باطل ظاہر ہو گیا۔ لیکن بدبخت سیاہ قلب عبدالرحیم نے اپنی آنکھوں سے ان واقعات کو دیکھا لیکن اپنے عقیدہ سے تائب نہ ہوا۔

یہ بیان کرتا ہے کہ یہ شکست ہماری مباہلہ کی صداقت کی وجہ سے نہیں ہوئی۔ بلکہ خلیفہ کے بغیر اجازت سے یہ مباہلہ کیا اس کی نافرمانی کی وجہ سے یہ سزا ہمیں ملی۔ مباہلہ کی صداقت کی وجہ سے نہیں۔ میں نے ان سے کہا کہ اور اب کہتا رہتا ہوں کہ ہر مرزائی کو میرا چیلنج ہے کہ جس وقت اس کا جی چاہے خلیفہ سے اجازت لے کر میرے ساتھ مباہلہ کر سکتا ہے۔ سید عبدالرحیم کو ہر چند میں نے کہا کہ خلیفہ سے اجازت لے لو اور مباہلہ کے میدان میں آؤ۔ لیکن وہ اس بات پر آمادہ ہی نہیں ہوتا اور اب وہ مباہلہ کرنے سے گریز کرتا ہے۔ دل میں سچائی قبول کر چکا ہے۔ لیکن ہٹ دھرمی کی وجہ سے انکاری ہے۔ مباہلہ کے بعد ان سے کلام کرنی۔ میں نے بہت کم کر دی ہے جو شخص خدائی فیصلہ پر راضی نہ ہو اس سے دردسری کرنا فضول سمجھتا ہوں۔ وما علینا الا البلاغ!

الحمدللہ! مرزا قادیانی کے ڈھول کا پول حصہ اول دور رمضان المبارک سے ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۸۹ھ تک پایہ تکمیل کو پہنچ گیا۔ خدا تعالیٰ اس سے پڑھنے والوں کو نفع بخشے اور گمراہوں کو ہدایت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین برحمتك یا ارحم الراحمین!

دعا گو مؤلف!

فقیر ابوالمصور محمد صادق قادری چشتی رضوی فاضل جامعہ رضویہ جھنگ بازار لائل پور!

Click For More Books
https://archive.org/details/@zohaibhasanattari